www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا ۚ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ۚ

اِصلاحِ عقائد

قرآنِ حکیم کی روشنی میں

تالیف
حبیب اللہ بن محمد شفیع

ترتیب وتسوید
اکرام اللہ ساجد سِپراکیلانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں ہدایت بخشی اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا نہ فرماتا تو ہم ہدایت پانے والے نہ ہوتے (الاعراف ۴۳)

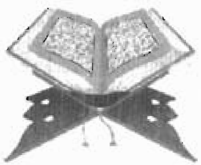

اصلاحِ عقائد

قرآنِ حکیم کی روشنی میں

تالیف حبیب اللہ بن محمد شفیع

ترتیب وتسوید

اکرام اللہ ساجد سپرا کیلانی

منچر روڈ ○ علی پور چٹھہ (گوجرانوالہ)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

260
2 ب ی – 1

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اصلاحِ عقائد' قرآن حکیم کی روشنی میں
مؤلف	:	حبیب اللہ بن محمد شفیع
ترتیب وتسوید	:	اکرام اللہ ساجد سپرا کیلانی
اشاعتِ دوم	:	جون 2005
تعداد	:	1000
طبع	:	مکتبہ دار السلام لاہور

●

درج ذیل پتوں سے طلب کریں

☆ جامع مسجد القدس اہلحدیث علی پور چٹھہ (گوجرانوالہ)

☆ محمد رفیق بن محمد شفیع ... علی پور چٹھہ (گوجرانوالہ)

المکتبۃ ... 99-جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
19721

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترتیب

قارئینِ کرام سے ضروری گزارش ۴

تعارف

اکرام اللہ ساجد ۵

باب (۱): توحید ۹

باب (۲) بریلوی عقائد۔ اور قرآنِ حکیم کی روشنی میں ان کا جائزہ ۳۵

باب (۳) مسئلہ علم غیب۔ ۵۳

باب (۴) شانِ بشریت و نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۷۴

باب (۵) مسئلہ نور کی وضاحت۔ ۱۰۰

باب (۶) مسئلہ حاضر ناظر۔ ۱۱۱

باب (۷) مختار کل صرف اللہ رب العزت ہیں! ۱۲۴

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئینِ کرام سے

ضروری گزارش

راقم الحروف کو اپنی علمی کم مائیگی کا احساس ہے، اسی لئے اُس نے زیرِ نظر کتاب میں بریلویت کے بڑے بڑے عُلماء اور مفتیانِ کرام کی کتابوں کے حوالہ سے اُن کے عقائد کو صرف اور صرف قرآنِ کریم کی روشنی میں پرکھا ہے ــــ قارئینِ کرام سے بصد ادب و احترام گزارش ہے کہ وہ بھی ان عقائد کا موازنہ قرآنِ حکیم کے بیان کردہ حقائق سے کریں، پھر یا تو بندۂ ناچیز کو اُس کی کسی غلطی پر آگاہ فرمائیں اور یا پھر قرآنی فیصلوں کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کی اصلاح فرمالیں ع

شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں میری بات

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ــــ!

راقم آثم

حبیب اللہ بن محمد شفیع

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف

اکرام اللہ ساجد

شریعتِ اسلامیہ میں اصلاحِ عقائد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے ——— کوئی بھی عمل جب تک صحیح عقیدہ پر مبنی نہ ہوگا، اللہ رب العزت کے ہاں نہ تو بارپا سکے گا اور نہ ہی اجر و ثواب کا مستحق ہو سکے گا ——— یہی وجہ ہے کہ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلٰوۃ السلام نے اپنے مخاطبین کے سامنے سب سے پہلے جو مسائل بیان کئے، ان کا تعلق عقیدہ توحید سے تھا۔

زیرِ نظر تالیف میں ہمارے دوست حبیب اللہ صاحب نے عقیدہ کی اسی اہمیت کو اجاگر فرمایا ہے، جس میں الگ الگ ابواب کی صورت میں صرف اللہ تعالٰی ہی کے عالم الغیب، حاضر و ناظر اور مختارِ کل ہونے کو بڑی خوبی اور صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ نیز رسولِ رحمت، نبی آخر الزمان، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ بشریت و نبوت کو نہایت مختصر مگر جامع اور سلجھے ہوئے انداز میں واضح کیا ہے ——— کمال یہ ہے کہ جو کچھ بھی لکھا ہے، قرآنِ پاک کی تعلیمات و ہدایات کی روشنی میں لکھا ہے، جس سے انکار و فرار کی کوئی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہ نکل ہی نہیں سکتی۔ اسی مناسبت سے اس کا نام بھی "اصلاحِ عقائد ـــــ قرآن حکیم کی روشنی میں" رکھا ہے، جو ماشاء اللہ اسم بامسمّٰی ہے۔

موجودہ دور کے مسلمان جہاں بے عملی، بلکہ طرح طرح کی بدعملی کا شکار ہیں، وہاں ان کا ایک بہت بڑا طبقہ شرک و بدعات میں بری طرح مبتلا ہے ـــــ اور نوبت بایں جا رسید کہ توحید کی جگہ شرک اور سنت کی جگہ بدعت نے لے لی ہے ـــــ اس کی بڑی وجہ احکامِ قرآنی سے گریز اور ان سے ناواقفیت ہے، جبکہ رہی سہی کسر ان "علماء" نے نکال دی ہے، جنہوں نے قرآن و حدیث کی تعلیمات کو عام کرنے کی بجائے محض قصے کہانیوں اور خود ساختہ داستانوں و افسانوں سے عوام الناس کو بہلا رکھا ہے ـــــ ان ناگفتہ بہ حالات میں ایسے لوگ بڑے قابلِ قدر ہیں جو اپنی تحریری صلاحیتوں کو محض رضائے الٰہی کی خاطر اس لیے بروئے کار لا رہے ہیں کہ عوام الناس کی اخروی فلاح و صلاح کا فریضہ سرانجام دے سکیں، چنانچہ ہم ہر آن و ہر گھڑی ان کے لیے دست بہ دعا ہیں۔

حبیب اللہ صاحب نے زیرِ نظر کتاب میں ان اہم بنیادی مسائل پر قلم اٹھا کر کہ جن کے بارے بڑے بڑے اصحابِ جبہ و دستار غلط فہمی ہی نہیں، بلکہ گمراہی کا شکار بھی ہیں، فریضہ تبلیغ کا حق ادا کرنے کے ساتھ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہمیں حیران و ششدر بھی کر دیا ہے ـــــ زیرِ نظر کتاب ان کی اولین تالیف، بلکہ اولین تحریر ہے، اور ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ لکھنے کا ذوق (اور وہ بھی ذوقِ سلیم) رکھتے ہیں ـــــ ہمیں تو اس وقت پتہ چلا جب ان کی یہ سادہ، عام فہم، شستہ و رواں اور مہذب تحریر پوری کتاب کے مسودہ کی صورت میں اچانک ہمارے ہاتھوں میں اس لیے تھمادی گئی کہ اسے ایک نظر دیکھ لیا جائے۔ واضح رہے کہ اس کے اخراجات بھی انہوں نے اپنی گرہِ خاص سے، تجارتی غرض سے نہیں، بلکہ محض تبلیغی نقطہ نظر سے خود برداشت کیے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد!

مزید حیرت ہمیں یہ جان کر ہوئی کہ قرآنِ حکیم پر ان کی نظر بڑی گہری ہے، حالانکہ ہماری معلومات کی حد تک ہی نہیں، حقیقت بھی یہی ہے کہ نہ وہ کبھی کسی مدرسہ کے طالب علم رہے ہیں، اور نہ ہی وہ کسی جامعہ کے فارغ التحصیل ہیں۔ لہٰذا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ انہوں نے اس کتاب میں کسی خاص مکتبہ فکر کی ترجمانی کی ہو ـــــ بس براہِ راست قرآنِ مجید سے جو کچھ انہوں نے سمجھا، اسے صفحہ قرطاس پر منتقل کر دیا ہے ـــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی کس قدر مبنی بر حقیقت ہے کہ:

"مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ" (مشکوٰۃ، باب الایمان بالقدر)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔"

ہماری دعاء ہے کہ ان کے قلب سلیم سے نکلی ہوئی یہ تحریر لوگوں کے دلوں پر براہِ راست اثر کرے، اور ان کی یہ کاوش اللہ رب العزت کے ہاں مقبول ہو کر ان کے لیے توشہ آخرت بنے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؁

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر(۱):

توحید

توحید کی تین قسمیں ہیں: توحید ربوبیت، توحید الوہیت اور توحید صفات!

توحید ربوبیت یہ ہے کہ اس کائنات کا خالق، رازق اور مدبر صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

توحید الوہیت یہ ہے کہ عبادت کی تمام اقسام کا مستحق صرف اللہ رب العزت ہے، جبکہ عبادت ہر وہ کام ہے جو کسی مخصوص ہستی کی رضا یا اس کی ناراضگی کے خوف سے انجام دیا جائے۔ چنانچہ صرف نماز، روزہ، حج اور زکوۃ ہی عبادات نہیں، بلکہ کسی مخصوص ہستی سے دعاء و التجا کرنا، اس کے نام کی نذر و نیاز دینا، اس کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا، اس سے طمع و خوف رکھنا وغیرہ بھی عبادات ہیں ـــــــ توحید الوہیّت کا تقاضا یہ ہے کہ یہ سب کام صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کیۓ جائیں!

اور توحید صفات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات کتاب و سنت میں بیان ہوئی ہیں، انہیں بغیر کسی تاویل و تحریف کے تسلیم کیا جائے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ صفات، جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے لیے تسلیم کی جا رہی ہیں، اس انداز میں کسی اور میں نہ مانی جائیں ——— مثلاً جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفت علمِ غیب ہے، یا وہ دور و نزدیک سے ہر ایک کی فریاد سننے پر قادر ہے، یا کائنات میں ہر طرح کے تصرف کا اختیار اسے حاصل ہے، وغیرہ وغیرہ ——— ایسی صفات کسی بھی دوسری ہستی کے لیے تسلیم نہ کی جائیں!

قرآنِ کریم کا ایک بہت بڑا موضوع توحید ہے اور اس کی باریکیوں کو قرآنِ مجید نے اپنے مخاطبین کے سامنے طرح طرح سے بیان فرمایا ہے ——— اس باب میں ہم چند ایسی آیاتِ قرآنی نقل کر رہے ہیں جو توحیدِ باری تعالیٰ پر شاہدِ عدل ہیں اور اپنا مطلب و مفہوم خود ہی واضح کر رہی ہیں۔

قرآنِ کریم کی پہلی ہی سورہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے یہ اقرار کروایا ہے ———:

"اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔" (الفاتحہ :۴)

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں!"

پھر جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے التجا و دعاء کے مرتکب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں، اللہ رب العزت نے ان کے اس فعل پر یوں نکیر فرمائی ہے:

"قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ" (السّبأ: ۲۲)

"آپ فرما دیجئے، جنہیں تم اللہ کے سوا معبود خیال کرتے ہو، انہیں پکار دیکھو! وہ آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر چیز کے بھی مالک نہیں ہیں۔ نہ ان کی ان میں کچھ شرکت ہے اور نہ ہی ان میں سے اس (اللہ) کا کوئی مددگار ہے!"

سورۂ فاطر میں ہے:

"ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاۗءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ"

(فاطر: ۱۳، ۱۴)

"یہی اللہ تمہارا رب ہے (جو مذکورہ بالا قدرتوں کا مالک ہے ـــ دیکھئے ماقبل کی آیات!) اسی کی بادشاہی ہے۔ اور جنہیں تم اس کے سوا پکارتے ہو، وہ کھجور کی گٹھلی کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھلکے کے برابر بھی تو (کسی چیز کے) مالک نہیں ہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں۔ اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری بات کو قبول نہ کر سکیں۔ اور قیامت کے روز تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے۔ اور اللہ باخبر کی طرح تمہیں کوئی خبر نہ دے گا!"

ان آیات میں جہاں غیر اللہ کی پکار کی نفی کی گئی ہے، وہاں اس پکار کو شرک سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ پھر اسی سورہ کی آیت نمبر ۴۰ میں فرمایا:

"قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝"

(فاطر: ۴۰)

"بھلا تم نے اپنے شریکوں کو دیکھا، جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کون سی چیز پیدا کی ہے؟ یا بتاؤ کہ آسمانوں میں ان کی شرکت ہے؟ یا ہم نے ان کو کتاب دی ہے، تو وہ اس کی سند رکھتے ہیں؟ (ان میں سے کوئی بات بھی تو نہیں!) بلکہ ظالم جو ایک

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کو وعدہ دیتے ہیں، محض فریب ہے!"

سورۃ الاعراف میں ہے:

"وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ○" (آیت: ۱۹۷)

"اور جنہیں تم اس (اللہ) کے سوا پکارتے ہو، نہ وہ تمہاری مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں!"

سورۃ الزمر میں ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!

"قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○" (آیت: ۳۸)

"آپ فرما دیجئے، بھلا دیکھو تو جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے، تو کیا وہ اس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں؟ یا اگر مجھ پر مہربانی فرمانا چاہے تو وہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ کہہ دیجئے کہ مجھے اللہ ہی کافی ہے، توکل کرنے والے اسی پر توکل

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں!"

سورۃ النمل میں ہے:

"اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ" (آیت ۶۲)

"بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے، جب وہ اس سے دعاء کرتا ہے؟ اور کون تمہیں زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے؟ (یہ سب کچھ اللہ کرتا ہے!) تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں!) مگر تم بہت کم غور کرتے ہو!"

سورۃ الاعراف آیت ۱۹۴ میں ہے:

"اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؕ"

"بلاشبہ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ تمہارے ہی جیسے بندے ہیں۔ سو اگر تم سچے ہو تو انہیں پکار دیکھو، پھر انہیں چاہیے کہ تمہیں جواب دیں۔"

غیر اللہ کی پکار کے مرتکبین کو انتہائی گمراہ قرار دیتے ہوئے اللہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب العزت نے فرمایا:

"وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ"

(الاحقاف:٥)

"اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے، جو ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے؟ اور انہیں ان کے پکارنے کی خبر ہی نہ ہو!"

مذکورہ بالا آیاتِ کریمہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی پکارے جانے کے لائق ہے، وہی مصائب و مشکلات میں بندوں کی مدد کر سکتا اور ان کی دستگیری کر سکتا ہے ـــــــ اختیار و تصرف کا دائرہ صرف اسی کی ذات تک محدود ہے اور ساری کائنات کا نظام اسی کے قبضہ قدرت میں ہے ـــــــ چنانچہ تمام انبیاء و رسل علیہم السّلام نے حاجت روائی و مشکل کشائی کے لیے فقط اسی کا دامن تھاما اور شدائد و مصائب میں صرف اسی سے امداد و اعانت کی التجا کی مثلاً ـــــــ:

۱- حضرت آدمؑ و حوا نے جب شجرِ ممنوعہ چکھا اور اس بناء پر انہیں جنت سے دیس نکالا ملا تو صرف بارگاہِ صمدیت ہی میں یوں درخواست گزار ہوئے کہ:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ" (الاعراف: ۲۳)

"اے ہمارے رب، ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں فرمائے گا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے!"

۲- حضرت ایوب کی مثال بھی ہمارے سامنے ہے۔ آپ اللہ رب العزت کے بڑے جلیل المرتبت پیغمبر تھے اور دنیاوی مال و دولت سے بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں نوازا تھا۔ آپ نے چالیس سال تک انتہائی ناز و نعم میں زندگی گزاری۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ آپ کے بارہ فرزند تھے اور تین بیٹیاں! چار سو غلام تھے، چالیس باغوں کے مالک تھے، جو پھل دار درختوں سے بھرپور تھے ــــــــ سات ہزار بھیڑیں، تین ہزار اونٹ اور پانچ سو جوڑی بیل تھے، لیکن جب آزمائش آئی تو سب کچھ ہاتھ سے جاتا رہا۔ صرف یہی نہیں، جسم میں کیڑے پڑ گئے اور سارا جسم آبلوں سے بھر گیا، حتیٰ کہ اپنے اور بیگانے سبھی دور بھاگنے لگے۔ آپ اس بیماری میں اٹھارہ سال تک مبتلا رہے، اور ایک دوسری روایت کے مطابق تیس سال! بالآخر آپ نے اللہ رب العالمین کے حضور بڑی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاجزی و انکساری سے دعاء کی، اللہ رب العزت نے آپ کی یہ دعاء رہتی دنیا تک کے لیے محفوظ فرما دی، تاکہ آئندہ نسلیں بھی یہی دعاء اپنی لاعلاج بیماری میں کر کے شفائے عاجلہ و کاملہ حاصل کر سکیں:

"وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (الانبیآء: ۸۳)

"اور ایوبؑ (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنے رب سے دعاء کی کہ (اے میرے رب) مجھے ایذاء پہنچی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے!"

یہ دعاء قبول ہوئی اور آپؑ شفایاب ہوئے!

۳- حضرت نوح علیہ السلام اللہ رب العزت کے وہ جلیل القدر نبی ہیں جو اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال تک اللہ کی توحید کی طرف بلاتے رہے، لیکن شب و روز کی ان تھک اور مسلسل محنتوں کے باوجود لوگوں کی ایک قلیل سی جماعت مشرف بہ اسلام ہوئی۔ بالآخر آپ نے کفار کی ایذا رسانیوں سے بچنے کے لیے رب العالمین ہی کو پکارا:

"رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝" (المؤمنون: ۲۶)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے میرے رب، میری مدد فرما کہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔"

یہ دعاء قبول ہوئی، قوم پر طوفان کا عذاب آیا، اور پانی میں غرق ہونے والوں میں سے آپؑ کا اپنا بیٹا بھی تھا۔ اس مشکل وقت میں بھی حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ رب العزت ہی سے فریاد کی:

"رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ۝" (ھود: ۴۵)

"اے میرے رب، میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے، جبکہ تیرا وعدہ بھی سچا ہے اور تو سب سے بہتر حاکم ہے!"

تاہم مشرک بیٹے کے حق میں پیغمبر باپ کی یہ دعاء قبول تو کیا ہوتی، ربِّ ذوالجلال کی شانِ بے نیازی دیکھئے کہ جواب ملا:

"اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝" (ھود: ۴۶)

"وہ تیرے اہل میں سے نہیں، وہ تو ناشائستہ افعال ہے ـــــ تو جس چیز کی تجھے حقیقت معلوم نہیں، اس کے بارے میں مجھ سے سوال ہی نہ کرو۔ اور میں تمہیں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیحت کرتا ہوں کہ نادان نہ بنو۔" (ترجمہ فتح الحمید)

۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پیرانہ سالی میں طلبِ اولاد کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور یوں درخواست گزار ہوتے ہیں:

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (الصّٰفّٰت:۱۰۰)

"اے میرے رب مجھے (اولاد) عطا فرما جو صالحین میں سے ہو!"

اس دعاء کے نتیجہ میں حضرت ہاجرہؓ کے بطن سے آپؑ کے فرزندِ ارجمند حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے، جبکہ حضرت سارہؓ کے بطن سے آپؑ کے دوسرے بیٹے حضرت اسحاقؑ ہیں، چنانچہ شکر گزری کا اظہار کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ؕ" (ابرٰهيم:۳۹)

"اس اللہ کی تعریف ہے، جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیلؑ اور اسحاقؑ عطا فرمائے، بلاشبہ میرا رب دعاء کو سننے والا ہے۔"

۵۔ حضرت زکریا علیہ السّلام بھی اولاد کے حصول کے لیے اللہ رب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العزت ہی کے حضور یوں دعاء گو ہوئے:

"رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَّلَمْ أَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ○ وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ○ يَّرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ○" (مریم: ۴تا۶)

"اے میرے رب، میری ہڈیاں بڑھاپے کے سبب کمزور ہو گئی ہیں اور میرا سر (بڑھاپے میں بالوں کی سفیدی) کے سبب شعلہ مارنے لگا ہے۔ اور اے میرے رب، تجھ سے مانگ کر میں کبھی محروم نہیں رہا۔ اور میں اپنے بعد اپنے بھائی بندوں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے، تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما جو میری اور اولادِ یعقوبؑ کی میراث کا مالک ہو۔ اور اے میرے رب اسے خوش اطوار بنا دے!"

۶۔ حضرت یعقوبؑ جب فراقِ یوسفؑ و بنیامین کے غم میں بے حال ہوئے تو انہوں نے بھی اللہ رب العزت ہی کے دامنِ رحمت میں پناہ لی، چنانچہ فرمایا:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ" (یوسف: ۸۶)

"میں اپنے غم و اندوہ کی شکایت اللہ تعالیٰ ہی سے کرتا ہوں۔"

۷۔ حضرت موسیٰؑ کو جب فرعون کی طرف برائے تبلیغ جانے کا حکم ملا، تو اس مشن میں کامیابی، نیز اللہ رب العزت سے حصولِ اعانت کی درخواست یوں کرتے ہیں!

"رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۝ هٰرُوْنَ اَخِي ۝ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۝ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۝" (طٰہٰ: ۲۵ تا ۳۲)

"اے میرے رب، میرا سینہ کھول دے، اور میرا کام آسان کر دے، اور میری زبان کی گرہ کھول دے، تاکہ وہ میری بات سمجھ لیں ــــــ اور میرے گھروالوں میں سے میرا ایک وزیر بنا دے، (یعنی) میرے بھائی ہارون کو، اس سے میری قوت کو مضبوط کر اور اسے میرے کام میں شریک فرما!"

۸۔ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ اللہ رب العزت سے یوں درخواست گزار ہوتے ہیں:

"اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (المآئدۃ: ۱۱۴)

"اے اللہ، ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما کہ ہمارے لیے (وہ دن) عید قرار پائے، ہمارے اگلوں پچھلوں کے لیے، اور وہ تیری طرف سے نشانی ہو۔ اور ہمیں رزق دے، تو بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے!"

۹۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام کو نبوت کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبیوں سے نوازا تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمانؑ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت عطا فرمائی تھی کہ وہ پرندوں کی بولیاں سمجھ لیتے تھے اور دونوں بزرگوں کے لیے ان کی آوازیں ایک ناطق انسان کی طرح تھیں۔ یہ علم اسبابِ دنیوی سے مافوق، خاص قدرتِ الٰہی کے فیضان کا نتیجہ تھا۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حضرت سلیمانؑ کے لیے مسخر کر دیا تھا، چنانچہ جب چاہتے، صبح کو ایک ماہ کی مسافت اور اسی طرح شام کو ایک ماہ کی مسافت کے مقدار سفر کر لیتے تھے۔ آپ کی حکومت کا ایک خاص امتیاز یہ بھی تھا کہ جنّ بھی آپ کے تابع فرمان تھے۔ آپؑ نے اللہ رب العزت سے یہ دعا کی تھی:

"رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ (صٓ : ۳۵)

"اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو شایاں نہ ہو، بے شک تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔"

۱۰- حضرت یونس علیہ السلام موصل کے علاقہ میں نینوای کے لوگوں کی طرف مبعوث کئے گئے تھے، آپ نے انہیں دعوتِ توحید دی، لیکن یہ اپنے عقیدہ کفریہ پر ڈٹے رہے۔ بالآخر آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیسرے دن عذاب آجانے کی اطلاع دی اور خود آدھی رات کو بستی سے نکل کھڑے ہوئے۔ راستے میں ایک کشتی پر سوار ہوئے، جو کسی شخص کے سبب سے دریا میں چلنے سے اٹک گئی۔ اسی لیے قرعہ ڈالا گیا تو تین دفعہ قرعہ حضرت یونسؑ کے نام نکلا، چنانچہ آپ نے اپنے آپ کو دریا میں ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک مچھلی نے آپ کو نگل لیا ـــــــ آپؑ مچھلی کے پیٹ میں محبوس ہو کر رہ گئے، جہاں نہ کوئی دروازہ تھا نہ دریچہ، نہ روشندان نہ کوئی سوراخ، نہ ہوا نہ روشنی، نہ رات کے چھا جانے کا علم ہوتا نہ دن کے طلوع ہونے کا پتہ چلتا۔ آپ دنیا اور اہلِ دنیا سے کٹ کر رہ گئے ـــــــ ان حالات میں آپ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے صرف اسی کو پکارا، جو تنہا پکارے جانے کے لائق ہے

—— قرآن مجید میں ہے:

"وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝" (الانبیاء: ۸۷)

"اور ذو النّون (مچھلی والے کو یاد کرو) جب وہ غصے کی حالت میں چل دیے اور خیال یہ کیا کہ ہم ان پر کچھ سختی نہ کریں گے، پھر وہ اندھیروں میں پکارے کہ تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں، تو پاک ہے اور میں قصوروار ہوں!"

چنانچہ اللہ رب العزت نے انہیں اس قید خانہ سے نجات عطا فرمائی!

قرآنِ کریم کے بیان کردہ یہ واقعات بتلا رہے ہیں کہ مصائب و مشکلات میں آسانی، نیز طلبِ اولاد و رزق وغیرہ مہمات امور میں نصرت و امداد کے لیے حضرات انبیائے کرام علیہم السلام نے فقط اللہ رب العزت کو پکارا —— اور براہِ راست پکارا، نہ کہ کسی کے واسطہ و وسیلہ سے، اور یہی قرآنِ کریم کی تعلیم ہے۔ لیکن آج کے مسلمانوں کی اکثریت اولاً تو اپنے مسائل و حاجات میں غیر اللہ سے استمداد کو دین سمجھے بیٹھی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، ثانیاً اللہ رب العزت سے بھی دعائیں "فلاں کے صدقے، فلاں کے طفیل اور فلاں کے حق سے" مانگی جا رہی ہیں۔

اس مقام پر مناسب معلوم ہوتا ہے، یہ معلوم کیا جائے کہ قریش وغیرہ مشرکین، جن کے شرک کی گواہی قرآنِ کریم نے دی اور جن کے مال و متاع، خون اور اولاد کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کیا اور ان پر جہنمی ہونے کا حکم لگایا، ان کا عقیدہ اور طرزِ عمل کیا تھا؟

مشرکینِ مکہ کا شرک کیا تھا؟

قرآنِ مجید یہ بتلاتا ہے کہ مشرکینِ مکہ سب کے سب اس بات کے قائل تھے کہ زمین و آسمان کی ملکیت، ان کی تخلیق، اور آسمان سے بارش برسا کر رزق مہیا کرنے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا کوئی شریک نہیں ــــــ آیاتِ قرآنی ملاحظہ ہوں:

"قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ○"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(المؤمنون: ۸۴-۸۹)

"(آپؐ فرما دیجئے) زمین اور جو اس میں ہیں، کس کی ملکیت ہیں، اگر تم جانتے ہو؟ کہہ دیں گے کہ اللہ ہی کی! تو کہہ دیجئے کہ کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے؟ آپؐ فرمائیے، ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا رب کون ہے؟ یہ کہہ دیں گے کہ اللہ! تو کہہ دیجئے کہ پھر تم ڈرتے کیوں نہیں؟ آپؐ فرمائیے کہ تمام چیزوں کی حکومت کس کے قبضے میں ہے؟ اور کون ہے کہ جو پناہ دیتا ہے اور (اس سے بھاگ کو) کہیں پناہ نہیں مل سکتی؟ اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ! کہہ دیں گے کہ اللہ ہی کی (یہ شان ہے!) تو فرما دیجئے کہ پھر تم کدھر بہکائے جاتے ہو؟"

سورۃ العنکبوت میں ہے:

"وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ۖ فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ ۝ (آیت ۶۱)

"اگر آپ ﷺ ان سے یہ سوال کریں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اور کس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے؟ تو کہیں گے کہ اللہ نے! تب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر یہ کدھر بہکائے جاتے ہیں؟"

مزید فرمایا:

"وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ" (العنکبوت: ٦٣)

"اگر آپ ان سے یہ پوچھیں کہ کون آسمان سے پانی اتار کر زمین کو خشک ہونے کے بعد ترو تازہ کر دیتا ہے؟ تو کہہ دیں گے کہ اللہ ہی (یہ سب کچھ کرتا ہے!) آپ فرما دیجئے کہ الحمد اللہ! بلکہ ان کے اکثر بے عقل ہیں۔"

یہ مشرکین، خود اپنا خالق بھی اللہ رب العزت ہی کو مانتے تھے۔ سورہ الزخرف میں ہے:

"وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ" (آیت: ٨٧)

"اور اگر آپ ان سے یہ پوچھیں کہ خود انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو کہہ دیں گے کہ اللہ نے! تو پھر یہ کہاں بھٹکے پھرتے ہیں؟"

سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر ان کا شرک کیا تھا؟ وہ جب اللہ تعالیٰ کو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالق، رازق، مالک، حاجت روا اور مشکل کشا بھی مانتے تھے، اس کے باوجود کیوں اللہ رب العزت نے ان کے لیے :

"اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ" - "اَنّٰى تُسْحَرُوْنَ" - "اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ" اور "بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں؟

قرآنِ مجید اس سوال کا جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کو پکارنے کے علاوہ مخلوق سے بھی درخواست گزار ہوتے اور التجائیں کرتے تھے۔ جیسا کہ سورۃ العنکبوت میں ہے:

"فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۝" (آیت: ۶۵)

"جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو دین کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے (صرف) اللہ کو پکارتے ہیں، لیکن جب وہ انہیں خشکی کی طرف نجات عطا فرماتا ہے تو جھٹ سے شرک کرنے لگتے ہیں!"

آیت میں " يُشْرِكُوْنَ" کا لفظ "دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ" (دین کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اسی کو پکارتے ہیں) کے مقابلے میں استعمال ہوا ہے ____ تب لامحالہ یہاں ان کے شرک سے مراد غیراللہ کی پکار ہے، یعنی مصیبت میں اللہ کو پکارنے کے بعد وہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسانی میں دوسروں سے بھی دعاء کے طالب ہوتے تھے۔ چنانچہ مخلوق سے یہ استمداد ان کا شرک تھا!

یہاں اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ مخلوق و غیراللہ کی مطلق پکار یا اس سے استمداد شرک کیسے ہو سکتا ہے، اور اس عالمِ اسباب میں مخلوق کے لیے ایک دوسرے کے تعاون و احتیاج سے استغناء کیونکر ممکن ہے؟ تو ہم کہیں گے کہ یہ بات کیا اللہ رب العزت کو معلوم نہ تھی، جو بندوں سے (ہم صرف تجھی سے مدد چاہتے ہیں) کا اعتراف و اقرار کروا رہے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ یہاں "تحت الاسباب" تعاون و احتیاج و پکار زیر بحث ہی نہیں۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے خود فرمایا:

"وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" (المائدۃ: ۲)

"نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی میں تعاون نہ کرو!"

پس یہاں زیرِ بحث دعاء و پکار "مافوق الاسباب" ہے، جیسا کہ آج کل بہت سے لوگ "یا معین الدین چشتی" ——— "یا عبدالقادر جیلانی" کہہ کر ان سے امداد کے طالب ہوتے اور دیگر فوت شدگان کو پکارتے ہیں ——— یہی وہ شرک ہے، جس کے مرتکب مشرکینِ مکہ بھی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے بزرگوں کو پکار کر ہوتے تھے اور آج کا مسلمان بھی اس کا ارتکاب کر رہا ہے ـــــــ علاوہ ازیں یہ مشرکین اللہ رب العزت کو اپنے بزرگوں کے واسطہ وسیلہ سے پکارنے کے قائل تھے، جبکہ توحید کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کو براہِ راست پکارا جائے۔ چنانچہ حضرات انبیاء علیہم السّلام کی جتنی دعائیں ہم نے اوپر نقل کی ہیں، ان میں براہِ راست پکار ہی کا ذکر ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ یہ لوگ جن بتوں کی عبادت کرتے تھے، یہ بت اور مجسمے بھی ان بزرگوں ہی کے تھے، جن سے ان کی عقیدتیں وابستہ تھیں، ورنہ یہ انہیں بھی معلوم تھا کہ یہ بت پتھر کے ٹکڑے اور ان کے اپنے ہاتھوں کے تراشیدہ ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے بزرگوں کو اپنا سفارشی سمجھتے اور انہیں اللہ تعالٰی کے قرب کا ذریعہ خیال کرتے تھے ـــــــ قرآنِ مجید میں اللہ رب العزت نے ان کا رویہ یوں نقل فرمایا ہے:

" وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ "

(یونس: ۱۸)

" اور اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو ان کا کچھ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بگاڑ سکتے ہیں اور نہ نفع ہی دے سکتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ یہ لوگ اللہ کے نزدیک ہمارے سفارشی ہیں! ——— (اے نبی ﷺ) آپ ﷺ فرما دیجئے، کیا تم اللہ کو ایسی باتوں کی خبر دینا چاہتے ہو، جن کو وہ آسمانوں میں اور زمینوں میں نہیں جانتا (یعنی ان کا کہیں وجود ہی نہ ہے) وہ (اللہ) پاک اور بلند ہے اس سے جو شرک کرتے ہیں!"

سورۃ الزمر میں ارشاد ہوا:

"وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ"

(آیت: ۳)

"اور جن لوگوں نے اس (اللہ) کے سوا کارساز بنا رکھے ہیں (ان کا کہنا یہ ہے کہ) ہم ان کی نہیں عبادت کرتے، مگر اس لیے کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔ بلاشبہ اللہ ان امور میں فیصلہ فرما دے گا، جن میں یہ اختلاف کر رہے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کسی جھوٹے ناشکرے کو ہدایت عطا نہیں فرماتا!"

قرآنِ کریم نے بتلا دیا کہ مشرکینِ مکہ اپنے بزرگوں کی عبادت کو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے قرب کا ذریعہ سمجھتے اور انہیں اللہ کے حضور اپنے سفارشی خیال کرتے تھے، جبکہ آج کل کے مسلمانوں کی اکثریت بھی اپنے بزرگوں سے یہی اعتقاد رکھتی ہے ـــــــ چنانچہ اکثر سننے میں آتا ہے کہ:

"وہ (اللہ) ہماری سنتا نہیں، ان کی موڑتا نہیں" فلھٰذا "ساڈی ایہناں اگے، ایہناں دی رب اگے!"

سوال یہ ہے کہ ایک کام اگر ابوجہل اور ابولہب کریں، تو وہ اس بناء پر مشرک قرار پائیں، لیکن وہی کام اگر آج کا مسلمان کرے تو وہ موحد کا موحد ہی رہے، آخر یہ کہاں کا انصاف ہے؟ ـــــــ بقول کسے

تری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامہ سیاہ میں تھی

مولانا حالی مرحوم نے اسی بناء پر کہا تھا ۔

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
بنائے خدا کا جو بیٹا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

نبیؐ کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں

اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں

شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے

نہ ایمان بگڑے نہ اسلام جائے!

بلکہ ہم کہتے ہیں کہ یہاں معاملہ اس سے بھی ایک قدم آگے ہے ـــــ مشرکینِ مکہ کے متعلق قرآنِ مجید سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ وہ توحیدِ ربوبیت کے قائل تھے، توحیدِ الوہیت میں وہ شرک کرتے تھے ـــــ لیکن آج کے مسلمانوں کی اکثریت توحیدِ ربوبیت میں بھی شرک کی مرتکب ہے، توحیدِ الوھیت میں بھی اور توحیدِ صفات میں بھی- چنانچہ وہ مُردوں سے اولاد، رزق، صحت و تندرستی وغیرہ کے طالب ہوتے، مصائب میں انہیں پکارتے، ان کے واسطہ و وسیلہ سے دعائیں مانگتے اور اسی لیے ان کی قبروں پر حاضر ہو کر نذر و نیاز گزارتے، ان کے طواف کرتے، حتیٰ کہ انہیں سجدے بھی کرتے ہیں ـــــ قطع نظر اس سے کہ یہ قبریں واقعی اولیاء اللہ کی ہوں، یا ایسے لوگوں کی جو اپنی زندگی میں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پابندِ شریعت بھی نہ تھے اور صوم و صلوٰۃ تک کے تارک تھے ـــــــ علاوہ ازیں وہ اللہ کے بندوں کو اللہ رب العزت کی ان صفات میں شریک کرتے ہیں، جو صرف اسی کو لائق ہیں ـــــــ اس سلسلہ کا قابلِ ذکر پہلو یہ بھی ہے کہ پہلے ان صفات کا تصوّر صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک محدود تھا کہ مثلاً آپ ﷺ حاضر و ناظر ہیں، عالم الغیب ہیں، مختارِ کل ہیں ـــــــ لیکن اب یہ سلسلہ پیروں فقیروں تک بھی دراز ہو گیا ہے اور ان کے بارے ایسے عقائد رکھے جانے لگے ہیں کہ انہیں واضح طور پر خدائی کا درجہ دے دیا گیا ہے ـــــــ ہمارے اس دعوٰی کی دلیل کے طور پر آئندہ سطور کا مطالعہ کافی ہو گا!

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب (۲)

بریلوی عقائد ـــــــــ اور قرآنِ حکیم کی روشنی میں ان کا جائزہ

بریلوی حضرات کے چند مخصوص عقائد ہیں جو انہیں عام مسلمانوں سے جدا کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض عقائد مختلف ادوار میں جاہل قسم کے صوفیاء، ضعیف الاعتقاد اور توہم پرست لوگوں میں منتشر و رائج رہے ہیں اور جو یہود و نصارٰی کے ذریعے مسلمانوں میں منتقل ہو گئے تھے۔ جبکہ بعض کا تعلق قبل از اسلام کے دورِ جاہلیت کے کفار و مشرکین سے ہے، جن کی تردید قرآنِ مجید کی آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں واضح طور پر موجود ہے۔

آئمہ مجتہدین اور علمائے اسلام ہر دور میں ان باطل عقائد کے خلاف صف آرا اور ان سے نبرد آزما رہے ہیں۔ اس کے باوجود اگر برصغیر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اکثر مسلمانوں میں انہیں پذیرائی حاصل ہوئی ہے، تو اس کی وجہ بریلویت کے بانی جناب احمد رضا خاں بریلوی اور ان کے معاونین کی مساعی نامشکور ہیں، جنہوں نے ان عقائد کو باقاعدہ مذہبی شکل دی اور قرآنِ مجید کی معنوی تحریفات نیز ضعیف و موضوع روایات کی مدد سے انہیں مدلّل کیا ـــــــ زیرِ نظر باب میں ہم ان کے بعض ایسے عقائد کو قرآنِ مجید کی روشنی میں پرکھیں گے، جنہیں دینِ اسلام کے لوازم، بلکہ اس کی بنیاد سمجھ لیا گیا ہے۔ ان کے یہ عقائد ہم نے جناب بریلوی صاحب اور اس گروہ کی معتمد شخصیات کی کتابوں سے باحوالہ نقل کیے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱۔ "انبیاء و مرسلین، اولیاء و صالحین سے ان کے وصال کے بعد استعانت و استمداد جائز ہے۔ اولیاء اللہ بعدِ انتقال بھی دنیا میں تصرف کرتے ہیں۔" (رسالہ حیات الموات از احمد رضا خان بریلوی، بحوالہ فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۳۰۰)

۲۔ "صوفیہ کے مشائخ سختی کے وقت اپنے پیروں اور مریدوں کی نگہبانی فرماتے ہیں۔" (ایضًا بحوالہ فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۲۸۹)

۳۔ "اولیاء سے مدد مانگنا اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا امرِ مشروع و شئ مرغوب ہے۔" (ایضًا بحوالہ فتاوٰی رضویہ ج ۴

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص ۳۰۰)

۴- "سید احمد بدوی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، جسے کوئی حاجت ہو تو وہ میری قبر پر حاضر ہو کر اپنی حاجت مانگے تو میں اس کی حاجت کو پورا کروں گا-"

(انور الانتباہ فی نداء یا رسول اللہ بحوالہ مجموعہ رسائل رضویہ جلد اول صفحہ ۱۸۱)

۵- "جو کوئی رنج و غم میں مجھ سے مدد مانگے، اس کا رنج و غم دور ہو گا- اور جو سختی کے وقت میرا نام لے کر مجھے پکارے، تو وہ شدت رفع ہو گئی- اور جو کسی حاجت میں رب کی طرف مجھے وسیلہ بنائے، اس کی حاجت پوری ہو گئی-" (برکات الاستمداد از بریلوی بحوالہ رسالہ رضویہ ج ۱ ص ۱۸۱)

۶- "اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حاجت روائی خلق کے لیے خاص فرمایا ہے کہ لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں-" (الامن و العلی از احمد رضا بریلوی ص ۲۹)

۷- "ہمارے شیخ سیدنا عبدالقادر رضی اللہ عنہ اپنی مجلس میں برملا زمین سے بلند کرہ ہوا پر مستی فرماتے اور ارشاد کرتے: آفتاب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلوع نہیں کرتا، یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرے- نیا سال جب آتا ہے، مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے- نیا ہفتہ جب آتا ہے، مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے- نیا دن جب آتا ہے، مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے-" (الامن والعلی از احمد رضا خاں بریلوی ص ۱۰۹)

۸- "اولیاء کو قبر کی مکھی تو کیا، عالم پلٹ دینے کی طاقت ہے، مگر توجہ نہیں دیتے-" (جاء الحق از مفتی احمد یار گجراتی ص ۲۳)

۹- صرف حضورِ اکرمؐ ہی مالکِ کل اور مختارِ مطلق نہیں، بلکہ دوسرے انبیائے کرامؑ بھی ان خدائی صفات میں شریک ہیں- چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: "انبیائے کرام مخلوق کی اندرونی حالت اور ان کی روح پر تصرف کر سکتے ہیں- اور ان کو اس قدر قدرت و قوت ہے کہ مخلوق کے ظاہر پر تصرف کر سکتے ہیں-" (ایضاً ص ۱۹۵-۱۹۶)

۱۰- "اولیائے کرام ایک ہی جگہ رہ کر سارے عالم کو اپنے کف و دست کی طرح دیکھتے ہیں اور بعید و قریب کی آوازیں سنتے، یا ایک آن میں تمام عالم کی سیر کرتے اور صدہا کوس پر حاجت مندوں کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاجت روائی کر سکتے ہیں۔"

(ایضاً ص ۱۳۸-۱۳۹)

جائزہ

دینِ اسلام میں توحید کا تصور یہ ہے کہ پوری مخلوق کا حاجت روا اور اس کے مصائب و مشکلات کو حل کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ وہی ساری کائنات کا خالق، مالک، رازق اور مدبر و منتظم ہے۔ ساری طاقتیں اسی کے ہاتھ میں ہیں اور ساری نعمتوں کا مالک وہی اکیلا ہے! اس لیے طلبِ حاجات میں صرف اسی کی طرح رجوع کیا جائے، صرف اسی کو پکارا جائے اور اسی کے سامنے عجز و نیاز کا اظہار کیا جائے۔ لیکن بریلوی حضرات نے اس کے بالکل برعکس، گویا الٹی گنگا بہا دی ہے۔ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے امور کے اختیارات و تصرفات اپنے نیک اور مقرب بندوں کو عطا کر دیے ہیں، جس کی وجہ سے وہ مخلوق کی مشکل کشائی اور حاجت روائی کر سکتے ہیں۔ اسی بناء پر یہ لوگ مصیبت کے وقت اپنے بزرگوں کو یاد کرتے، ان سے استغاثہ کرتے، ان کے سامنے دامن پھیلاتے، ان کی قبروں پر حاضر ہو کر ان سے اپنی حاجات طلب کرتے اور ان کے نام کی نذر و نیاز دیتے ہیں۔ ان کے یہ بزرگ جسے چاہیں عطا کریں اور جسے چاہیں محروم رکھیں۔ زندگی، موت، اولاد، رزق، شفاء، دستگیری،

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاجت روائی، مشکل کشائی، غرض یہ کہ تمام خدائی اختیارات ان کی طرف منتقل ہو گئے ہیں۔ آہ! "فَمَا ظَنُّكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ" کی یہ کس قدر سچی تصویر ہے کہ "پھر رب العالمین کی ضرورت ہی کیا باقی رہ گئی ہے؟" حقیقت یہ ہے کہ یہی عقائد کفار و مشرکین کے تھے، اور انہی کی تردید کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے دن کا چین اور راتوں کا سکون ترک فرما دیا تھا۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" (مشکوٰۃ، کتاب الایمان)

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں، جب تک کہ وہ تنہا اللہ کے الٰہ ہونے کی گواہی نہ دیں۔"

اہلِ خرد سے اپیل ہے کہ وہ مذکورہ عقائد کا موازنہ درج ذیل ارشاداتِ باری تعالیٰ سے کریں:

۱۔ "لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ" (الاعراف: ۱۵۸)

"اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔"

۲۔ "بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" (الملک: ۱)

"اسی کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے!"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ "وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ الاٰیۃ" (ھود:٦)

" اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں، مگر اس کا رزق اللہ رب العزت کے ذمہ ہے!"

۴۔ "اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ" (سبا:٣٦)

" میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے، روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے!"

۵۔ "بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ" (یٰس:٨٣)

" اسی کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے!"

۶۔ "قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

(آلِ عمران:٢٦)

" کہہ دیجئے کہ اے اللہ، بادشاہی کے مالک، تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے، اور جس سے چاہے چھین لے۔ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ اور تو ہر چیز پر قادر ہے!"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ کریم نے انسانیت کو توحید سے آشنا کر کے اس پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تیرہ سالہ مکی دور میں بالخصوص اسی فکر کو لوگوں کے ذہنوں میں راسخ کرتے رہے۔ اسلام نے انسانیت کو بندوں کی غلامی سے نجات دے کر اور ان طوق و سلاسل کو، جو اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان حائل ہو گئی تھیں، اتار پھینک کر براہِ راست اپنی چوکھٹ پر جھکا دیا ـــــــ مگر یہ حضرات ہیں کہ ان شکستہ زنجیروں کے ٹکڑوں کو اکٹھا کر کے انسان کو اپنے ہی جیسے انسان کا محتاج و گداگر بنانا چاہتے ہیں۔ وہ مخلوق کو مخلوق کی غلامی کا درس دینا چاہتے ہیں، کیا انسانیت کی اس سے بڑھ کر تذلیل بھی ممکن ہے؟ ـــــــ تعجب ہے کہ یہ لوگ نہ صرف زبان سے "لا الٰہ الاّ اللہ" کا اقرار کرتے ہیں، بلکہ نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے، زکوٰۃ و خیرات ادا کرتے اور حج بھی کرتے ہیں ـــــــ لیکن ساتھ ہی ساتھ شرک بھی کرتے ہیں، اور یوں ان تمام اعمال کو ضائع کر رہے ہیں ـــــــ افسوس، انہوں نے کس قدر خسارے کا سودا کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝" (الکہف: ۱۰۳-۱۰۴)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"(اے نبی اکرمؐ) آپ ﷺ فرما دیجئے، کیا ہم تمہیں ایسے لوگوں کی خبر نہ دیں جو اعمال کے لحاظ سے انتہائی خسارے کا شکار ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کی دنیاوی زندگی کی محنت اکارت گئی! حالانکہ ان کا گمان یہ ہے کہ وہ بڑے اچھے کام کر رہے ہیں۔"

نیز فرمایا:

" اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَاۗءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا"

(الکھف: ۱۰۲)

"کیا کافر یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بندوں کو ہمارے سوا (اپنا) کارساز بنائیں گے؟ ایسے کافروں کے لیے ہم نے جہنم کی مہمانی تیار کر رکھی ہے!"

ان لوگوں کا وطیرہ یہ ہے کہ جب اللہ کی آیات کی روشنی میں انہیں ان کے غلط رویہ کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے، تو جھٹ سے کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو کافروں والی آیات ہیں، مسلمانوں پر انہیں فٹ کرنا چہ معنی دارد؟ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ قرآنِ مجید کیا صرف کافروں کے لیے نازل ہوا تھا، اور مسلمانوں کی راہنمائی کا اس میں کوئی سامان موجود نہیں؟

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ مجید ہمیں یہ بتلاتا ہے کہ کافر لوگ قرآنِ مجید کو سن کر یہ کہہ دیا کرتے تھے:

"اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ" (الانفال: ۳۱)

کہ "یہ قرآن تو صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں!"

اب اگر قرآنِ مجید میں یہ آیات موجود ہیں، اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ "هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ" یعنی "متقیوں کے لیے ہدایت کا باعث" بھی ہے، تو مذکورہ رویہ کی بجائے قرآنِ مجید کی قانونی حیثیت کے پیشِ نظر یہ کیوں نہ سوچا جائے کہ ہمیں قرآنِ مجید کے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھنے کے بعد جو داغ دھبہ نظر آئے، اسے مٹا دینا چاہیے —— ہم کفار والے کام نہ کریں اور متقین کی صفات اپنائیں —— قرآنِ مجید کو صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں نہ سمجھیں، بلکہ اپنے زخموں کا مداوا اس میں تلاش کریں —— مثلاً قرآنِ مجید اگر "غیر اللہ کو کارساز سمجھنا" کافرانہ حرکت قرار دیتا ہے، تو ہم اس سے اجتناب کریں —— اسی طرح قرآنِ مجید اگر ایسے شخص کو، جو غیر اللہ کو پکارتا ہے، انتہائی گمراہ قرار دیتا ہے، تو ہم اس گمراہی سے بچیں —— ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ" (الاحقاف: ۵)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو ایسے
کو پکارے، جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے- اور
انہیں ان کے پکارنے کی خبر ہی نہ ہو!"

حقیقت یہ ہے کہ قرآنِ مجید نے توحید کے اثبات اور شرک کی تردید میں اتمامِ حجت فرمادی ہے ـــــ مزید آیاتِ قرآنی ملاحظہ ہوں:

"أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ۝ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنتُمْ صَامِتُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۗ قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ ۝ إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ۝ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ۝ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝

(الاعراف: ۱۹۱ تا ۱۹۸)

"کیا وہ ایسوں کو شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے اور خود پیدا کیے جاتے ہیں۔ اور نہ ان کی مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔ اگر تم ان کو سیدھے رستے کی طرف بلاؤ تو تمہارا کہا نہ مانیں، تمہارے لیے برابر ہے کہ تم ان کو بلاؤ یا چپکے رہو۔ (مشرکو) جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ تمہاری طرح بندے ہی ہیں (اچھا) تم ان کو پکارو، اگر سچے ہو تو چاہیے کہ وہ تم کو جواب بھی دیں۔ بھلا ان کے پاؤں ہیں جن سے چلیں، یا ہاتھ ہیں جن سے پکڑیں، یا آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں، یا کان ہیں جن سے سنیں؟ کہہ دیجئے کہ اپنے شریکوں کو بلا لو، اور میرے بارے میں جو تدبیر (کرنی ہو) کرو اور مجھے کچھ مہلت بھی نہ دو (پھر دیکھو کہ وہ میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں؟) میرا مددگار تو اللہ ہی ہے، جس نے کتاب نازل فرمائی اور نیک لوگوں کا وہی دوستدار ہے۔ اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ نہ تمہاری ہی مدد کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔ اور اگر تم ان کو سیدھے رستے کی طرف بلاؤ تو سن نہ سکیں۔ اور تم انہیں دیکھتے ہو کہ (بظاہر) آنکھیں کھولے تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں، مگر (فی الواقع) کچھ نہیں دیکھتے۔"

(ترجمہ فتح الحمید)

سورۂ یونس میں ارشاد ہوتا ہے!

"هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝"

(یونس: ۲۲)

" وہی (اللہ) تو ہے جو تمہیں جنگل اور دریا میں چلنے پھرنے اور سیر کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں سوار ہوتے ہو اور کشتیاں پاکیزہ ہوا (کے نرم نرم جھونکوں) سے سواروں کو لے کر چلنے لگتی ہیں اور وہ ان سے خوش ہوتے ہیں، تو ناگہاں زناٹے کی ہوا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چل پڑتی ہے اور لہریں ہر طرف سے ان پر (جوش مارتی ہوئی) آنے لگتی ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ (اب تو) لہروں میں گھر گئے، تو اس وقت خالص اللہ ہی کی عبادت کرکے اس سے دعاء مانگنے لگتے ہیں کہ (اے اللہ) اگر تو ہمیں اس سے نجات بخشے تو ہم (تیرے) بہت ہی شکر گزار ہوں!"

ہم اوپر بیان کر چکے کہ دورِ جاہلیت کے مشرکین جب کشتی میں سوار ہوتے تھے اور کشتی گرداب میں پھنس جاتی تھی، تو وہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے اور ان کی اصلی فطرت عود کر آتی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی صاحبِ تصرف اور مالک و مختار نہیں ہے ــــــ مگر ذرا آج کے مسلمانوں کی سوء الاعتقادی دیکھیے کہ سمندر میں ہوں یا خشکی کے کسی مقام پر، ہر جگہ غیر اللہ کو پکارتے اور "عبدالحق، بیڑی میری بنّے لا" نیز ؎

بگرداب بلا افتادِ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

اور یا پھر ؎

امداد کن امداد کن
از بندِ غم آزاد کن

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

در دین و دنیا شاد کن

یا شیخ عبدالقادرا

کے وظیفے کرتے نظر آتے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون!

حالانکہ قرآنِ مجید میں اللہ رب العزت نے حضرت ابراہیمؑ کا حال بیان فرمایا ہے کہ:

"اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْــًٔا ۝" (مریم: ۴۲)

"جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا، ابا جان! آپ اس کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سنے، نہ دیکھے اور نہ آپ کے کچھ کام آ سکے؟"

نیز فرمایا:

"وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝"

(مریم: ۴۸)

"اور میں تم لوگوں سے اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، کنارہ کرتا ہوں۔ اور اپنے رب ہی کو پکاروں گا، امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر محروم نہیں رہوں گا۔"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح حضرت یوسف ؑ نے اپنے قید خانہ کے ساتھیوں سے فرمایا تھا:

"يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝" (یوسف: ۳۹-۴۰)

"اے قید خانہ کے ساتھیو! بھلا کئی جدا جدا رب اچھے، یا (ایک) اللہ یکتا و غالب؟ جن چیزوں کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، وہ صرف نام ہی نام ہیں! جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں، اللہ نے ان کی کوئی سند نازل نہیں فرمائی! (سن رکھو کہ) اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے۔ اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی سیدھا دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے!"

اللہ رب العزت نے مشرکین پر یہ بات واضح فرمائی کہ جن بزرگوں کو یہ پوجتے ہیں، وہ تو خود مخلوق ہیں، خالق نہیں ہیں ——— مُردے ہیں، زندہ نہیں:

"وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ
يُبْعَثُوْنَ ۝ (النحل: ۲۰، ۲۱)

"اور اللہ کو چھوڑ کر جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی تو پیدا نہیں کر سکتے، وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں۔ مُردہ ہیں، زندہ نہیں! اور یہ بھی نہیں جانتے کہ (قبروں سے) کب (زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے!"

غیر اللہ کی انتہائی بے بسی کا نقشہ کھینچتے ہوئے اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

"يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا
لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ
ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝"

(الحج: ۷۳)

"لوگو، ایک مثال بیان کی جاتی ہے، اسے غور سے سنو! جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے، اگرچہ اس کے لیے سب مجتمع ہو جائیں۔ اور اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین لے جائے تو چھڑا نہ سکیں۔ طالب اور مطلوب (یعنی عابد اور معبود دونوں) گئے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزرے ہیں!"

قارئینِ کرام، یہ آیات اپنے مفہوم میں کس قدر واضح ہیں، لیکن بریلویوں کے مفتی احمد یار فرماتے ہیں:

"اولیاء کو قبر کی مکھی تو کیا، عالم پلٹ دینے کی طاقت ہے، مگر توجہ نہیں دیتے!"

اللہ سے دعاء ہے، وہ ہمیں حق سمجھنے اور حق قبول کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے ــــــ آمین!

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب (۳):

مسئلہ علمِ غیب

اہلِ سنّت کا یہ عقیدہ ہے کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ رب العزت کی اس صفت میں دوسرا کوئی بھی شریک نہیں ہے ——— حتّٰی کہ حضرات انبیاء علیہم السّلام کو بھی غیب کی باتوں سے صرف اسی وقت آگاہی حاصل ہوتی ہے، جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی انہیں مطلع کر دیا جائے۔ انبیاءؑ کے متعلق علمِ غیب کا عقیدہ رکھنا نہ صرف یہ کہ انتہائی گمراہی اور ضلالت ہے، بلکہ یہ ان کے شایانِ شان بھی نہیں، جیسا کہ ہم آگے چل کر ثابت کریں گے ——— علاوہ ازیں یہ عقیدہ سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقائق و واقعات کو جھٹلانے کے مترادف ہے اور کتاب و سنت کے روشن دلائل اور نصوصِ صریحہ کے بھی خلاف ہے ——— ذرا سوچیۓ بات کس قدر واضح اور عام فہم ہے کہ اگر حضرات انبیاء علیہم السلام غیب دان ہوتے تو ان پر وحی کے نزول کی آخر ضرورت ہی کیا تھی؟

لیکن یہ موٹی سی بات بھی بریلوی حضرات کی سمجھ میں نہیں آرہی،

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انبیاء علیہم السّلام کے علاوہ اولیاء اللہ کو بھی وہ اس صفت میں شریک کر ڈالتے ہیں- چنانچہ ان کا عقیدہ ہے کہ انبیاء و اولیاء کو ہر اس واقعہ کا علم ہے جو ہو چکا ہے یا جو آئندہ ہونے والا ہے- ان کی نظروں سے کوئی چیز مخفی نہیں، سارا عالم ان کے سامنے ہے اور وہ دلوں کے حالات کو جاننے والے، ہر راز سے باخبر اور تمام مخلوقات سے واقف ہیں!

انہیں قیامت کا علم ہے اور ہر آنے والے دن کے حالات کی انہیں اطلاع ہوتی ہے- رحم مادر میں جو کچھ ہے، اس سے آشنا ہوتے ہیں، ہر حاضر و غائب پر ان کی نظر ہوتی ہے ـــــ غرض یہ کہ دنیا میں جو کچھ ہو چکا ہے، جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے، سب سے وہ باخبر ہوتے ہیں ـــــ ان کے یہ عقائد ان کی کتب کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں:

۱- "انبیاء پیدائش کے وقت ہی عارف باللہ ہوتے ہیں اور علم غیب رکھتے ہیں!" (مواعظ نعیمیہ از احمد یار گجراتی ص ۱۹۲)

۲- "اولیاء اللہ عالم الغیب ہیں- اللہ تعالیٰ نے غیب دانی ان کے اختیار میں دے دی ہے- جب چاہیں، غیب کی بات معلوم کر سکتے ہیں، غیب کی بات معلوم کرنا ان کے اختیار میں ہے!" (الامن والعلی ص ۲۰۵)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳- "میرا علم میری وفات کے بعد اسی طرح ہے، جس طرح میری زندگی میں تھا-" (خالص الاعتقاد ص ۱۴)

۴- "ہم نے ایسی جماعتوں کو دیکھا، جنھوں نے یہ جان لیا کہ کہاں مریں گے؟ اور حالتِ حمل میں اور اس سے پہلے معلوم کر لیا کہ عورت کے پیٹ میں کیا ہے؟ لڑکا یا لڑکی؟ اب بھی آیت کے معنی معلوم ہوئے یا کچھ تردد باقی ہے"؟ (خالص الاعتقاد ص ۵۳، الکلمتہ العلیا مراد آبادی ص ۳۵)

۵- "قیامت کب آئے گی؟ مینہ کب، کہاں اور کتنا برسے گا؟ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے؟ کل کو کیا ہو گا؟ فلاں کہاں مرے گا؟ یہ پانچوں غیب جو آیتِ کریمہ میں مذکور ہیں، ان میں سے کوئی چیز رسول پر مخفی نہیں- اور کیونکر یہ چیزیں حضور سے پوشیدہ ہو سکتی ہیں، حالانکہ حضور کی امت سے ساتوں قطب ان کو جانتے ہیں- اور ان کا مرتبہ غوث کے نیچے ہے، غوث کا کیا کہنا ہے! پھر ان کا کیا پوچھنا جو سب اگلوں پچھلوں، سارے جہان کے سردار اور ہر چیز کے سبب ہیں اور ہر مشورہ انہی سے ہے-" (خالص الاعتقاد ص ۵۳-۵۴)

۶- "حضور کی زندگی اور وفات میں کوئی فرق نہیں- اور اپنی امت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دیکھتے ہیں اور ان کے حالات و نیات اور ارادے اور دل کی باتوں کو جانتے ہیں۔" (خالص الاعتقاد ص ۳۹، جاء الحق ص ۱۵۱)

۷۔ "حضور کو تمام گزشتہ اور آئندہ واقعات، جو لوحِ محفوظ میں ہیں، ان کا بلکہ ان سے بھی زیادہ کا علم ہو گیا۔ آپ کو قیامت کا بھی علم ملا کہ کب ہو گی؟"

یہ ہیں ان لوگوں کے عقائد اور جو کہ قرآن و حدیث سے "متھا لگانے" والی بات ہے۔ سورۂ لقمان کے آخر میں اللہ رب العزت نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ (لقمان : ۳۴)

"اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے، وہی بارش برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے۔ نیز کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا؟ نہ ہی کوئی متنفس یہ جانتا ہے کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی؟ بے شک اللہ ہی جاننے والا، خبر رکھنے والا ہے۔"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ حدیث شریف میں ہے، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب قیامت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کب آئے گی؟ تو آپؐ نے فرمایا:

"فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ" (مشکوٰۃ، کتاب الایمان)

یعنی "یہ ان پانچ چیزوں میں سے ہے، جنہیں اللہ رب العزت کے سوا دوسرا کوئی نہیں جانتا" پھر آپ ﷺ نے یہی (مذکورہ بالا) آیت پڑھی! (مشکوٰۃ، کتاب الایمان، حدیث نمبر ا)

گویا قرآن و حدیث دونوں نے یہ بتلا دیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں۔ مگر بریلوی حضرات ہیں کہ بڑے دھڑلے اور بڑی دیدہ دلیری سے ان دونوں کو جھٹلا رہے ہیں ——— اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ غوث قطب تک کو ان سے واقف قرار دے رہے ہیں۔ انا للہ!

حقیقت یہ ہے کہ عالم الغیب صرف اللہ رب العزت کی ذاتِ والاصفات ہے ——— قرآنِ مجید کی درج ذیل آیات اس پر شاہد عدل ہیں:

۱۔ "قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ" (النمل: ۶۵)

"آپ ﷺ فرما دیجئے، جو لوگ آسمانوں اور زمین میں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اللہ کے سوا، غیب کی باتیں نہیں جانتے!"

۲۔ "اِنَّ اللّٰہَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾" (فاطر: ۳۸)

"بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ وہ تو دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔"

۳۔ "وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُہَآ اِلَّا ہُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَۃٍ اِلَّا یَعْلَمُہَا وَلَا حَبَّۃٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾" (الانعام: ۵۹)

"اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس کو جنگلوں اور دریاؤں کی سب چیزوں کا علم ہے۔ اور کوئی پتہ نہیں جھڑتا، مگر وہ اس کو جانتا ہے ______ اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ اور کوئی ہری یا سوکھی چیز نہیں ہے، مگر کتابِ روشن میں (لکھی ہوئی) ہے۔"

۴۔ "اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾" (الحجرات: ۱۸)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کے غیب کو جانتا ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اسے دیکھتا ہے۔"

۵۔ "اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝" (الرعد: ۸)

"اللہ ہی اس سے واقف ہے جو ہر مادہ کے پیٹ میں ہے۔ اور جو رحموں میں کمی بیشی ہوتی ہے، (اس سے بھی واقف ہے) اور اس کے ہاں ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر ہے۔ وہ غیب و حاضر کا جاننے والا ہے، بڑا بزرگ، عالی مرتبہ!"

۶۔ "اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ۝" (طٰه: ۱۵)

"قیامت یقیناً آنے والی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کے وقت کو خفیہ رکھوں، تاکہ ہر شخص جو کوشش کرے اس کا بدلہ پالے!"

۷۔ "يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؔؕ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْئَلُوْنَكَ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنۡهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝ قُلۡ لَّاۤ اَمۡلِكُ لِنَفۡسِىۡ نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوۡ كُنۡتُ اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ لَاسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ الۡخَيۡرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِىَ السُّوۡٓءُ ۛ ۚ اِنۡ اَنَا اِلَّا نَذِيۡرٌ وَّبَشِيۡرٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝ (الاعراف: ۱۸۷، ۱۸۸)

"آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کے واقع ہونے کا وقت کب ہے؟ تو کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو میرے رب ہی کو ہے، وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کرے گا- وہ آسمان اور زمین میں بھاری ہوگی اور ناگہاں تم پر آجائے گی- یہ آپؐ سے اس طرح دریافت کرتے ہیں کہ گویا آپؐ اس سے بخوبی واقف ہیں- کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو میرے رب ہی کو ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے- آپؐ فرما دیجئے کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا، مگر جو اللہ چاہے- اور اگر میں غیب (کی باتیں) جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے جمع کرلیتا اور مجھے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچتی- میں تو مومنوں کو ڈرا اور خوشخبری سنانے والا ہوں-"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ "يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ۝"

(الاحزاب ۶۳)

"لوگ آپ ﷺ سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں، آپ ﷺ فرما دیجئے کہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اور آپ ﷺ کو کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی آ گئی ہو!"

۹۔ "هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ ثُمَّ قَضَى أَجَلًا ۖ وَأَجَلٌ مُسَمًّى عِنْدَهُ ۖ ثُمَّ أَنْتُمْ تَمْتَرُونَ ۝" (الانعام: ۲)

"وہی تو ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر (مرنے کا) وقت مقرر کیا۔ اور ایک وقت اس کے ہاں اور مقرر ہے، پھر بھی تم شک کرتے ہو؟"

۱۰۔ "وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ؕ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ؕ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝" (النحل: ۷۷)

"اور آسمانوں اور زمین کے غیب کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اور (اللہ کے نزدیک) قیامت کا آنا یوں ہے جیسے آنکھوں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جھپکنا، بلکہ اس سے بھی قریب! کچھ شک نہیں کہ اللہ
ہر چیز پر قادر ہے۔"

۱۱۔ "قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ
وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ..... الاٰیۃ" (الانعام: ۵۰)

" (آپ ﷺ فرما دیجئے،) میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ
میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں
غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ
ہوں۔"

۱۲۔ "یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ
اَزْوَاجِكَ" (التحریم: ۱)

" اے نبیؐ! آپ اس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہیں جو
اللہ نے آپ ﷺ کے لیے حلال ٹھہرائی ہے، کیا اس
سے اپنی ازواج (مطہرات) کی خوشنودی چاہتے ہیں؟"

نوٹ: آپ ﷺ نے شہد کو خود پر حرام قرار دے لیا تو یہ آیت
نازل ہوئی۔ اگر آپ ﷺ عالم الغیب ہوتے تو ایسا نہ کرتے!

۱۳۔ "وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ
نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۔ الاٰیۃ" (التوبۃ: ۱۰۱)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بعض مدینے والے بھی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں، آپ ﷺ انہیں نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں!"

۱۴- "يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ" (المائدۃ ۱۰۹)

"جس دن اللہ تعالیٰ رسولوں کو جمع کر کے فرمائے گا کہ تمہیں کیا جواب ملا تھا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں، تو ہی غیب کی باتوں سے واقف ہے!"

۱۵- "قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ" (البقرۃ : ۳۲)

"انہوں (فرشتوں) نے کہا، تو پاک ہے، جتنا علم تو نے ہمیں بخشا ہے، اس کے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ بے شک تو ہی جاننے والا حکمت والا ہے!"

۱۶- "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۔ الآیۃ!" (آل عمران ۱۷۹)

"اور اللہ تمہیں غیب کی باتوں سے مطلع نہیں کرے گا، البتہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے، منتخب فرما لیتا ہے!"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العزت کے سوا اوروں کو بھی عالم الغیب جاننے والے، اس آیت سے انبیاء علیہم السلام کا علمِ غیب ثابت کرتے ہیں، حالانکہ آیت میں صرف غیب کی اطلاع کی بات بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ اگر وہ عالم الغیب ہوتے تو انہیں غیب کی اطلاع دینے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ فافہم و تدبر ـــــ آیت سے تو اس کے برعکس یہ ثابت ہو رہا ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام غیب دان نہیں۔ اور اسی لیے اللہ رب العزت نے قرآنِ مجید کی سورۂ ہود میں حضرت نوحؑ اور ان کی قوم کے احوال بیان کرنے کے بعد فرمایا:

۱۷۔ "تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۚ فَاصْبِرْ ۚ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ (ھود: ۴۹)

"یہ غیب کی خبریں ہیں، جو ہم آپؐ کی طرف وحی کرتے ہیں۔ اور اس سے پہلے نہ تو آپؐ ہی انہیں جانتے تھے اور نہ ہی آپؐ کی قوم (ان سے واقف تھی!) تو صبر کیجئے کہ عاقبت متقیوں ہی کے لیے ہے۔"

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قومِ ہود، قومِ صالح، قومِ ابراہیم، قومِ لوط، قومِ شعیب اور قومِ موسیٰ کے حالات بیان فرمائے۔ بالآخر فرمایا:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔ "ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّ حَصِيْدٌ ۝ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝" (هود:۱۰۰-۱۰۱)

"یہ بستیوں کے حالات ہیں جو ہم آپؐ سے بیان کرتے ہیں، ان میں سے بعض تو باقی ہیں اور بعض کا تہس نہس ہو گیا۔ اور ہم نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا، بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔ چنانچہ جب ان پر تیرے رب کا حکم آن پہنچا تو جن معبودوں کو وہ اللہ کے سوا پکارتے تھے، وہ ان کے کچھ بھی تو کام نہ آئے اور انہیں تباہ کرنے کے سوا ان کے حق میں کچھ نہ کر سکے!"

سورۂ یوسف کی ابتداء میں حضرت یوسفؑ کا قصہ بیان کرنے سے قبل اللہ رب العزت نے فرمایا:

۱۹۔ "نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝" (یوسف ۳)

"(اے نبیؐ) ہم اس قرآن کے ذریعے سے، جو ہم نے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی طرف وحی کیا ہے، ایک بہترین قصہ بیان فرماتے ہیں، اور اس سے پہلے آپ بے خبر تھے۔"

پھر جب یہ قصہ بیان ہو چکا تو فرمایا:

۲۰۔ "ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝ (یوسف: ۱۰۲)

"یہ غیب کی خبریں ہیں، جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔ اور جب (برادرانِ یوسفؑ) نے اپنی بات پر اتفاق کیا تھا اور وہ مکر کر رہے تھے، آپ ان کے پاس موجود نہ تھے۔ اور بہت سے آدمی، گو آپ کتنی ہی خواہش رکھیں، ایمان لانے والے نہیں!"

نوٹ: ان آیات سے یہ معلوم ہوا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو عالم الغیب تھے، نہ حاضر و ناظر ہیں اور نہ ہی مختارِ کل ہیں۔

سورۃ الاحقاف میں اللہ رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ:

۲۱۔ "قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (الاحقاف: ۹)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"آپ فرما دیجئے، میں کوئی نیا رسول نہیں آیا، اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا (کیا جائے گا؟) میں تو اس کی پیروی کرتا ہوں، جو میری طرف وحی آتی ہے اور میرا کام تو بس ڈرانا ہے!"

۲۲۔ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (ھود: ۱۲۳)

"اور آسمانوں اور زمین کے غیب کا علم اللہ ہی کو ہے اور تمام امور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ تو اس کی عبادت کیجئے اور اسی پر بھروسا رکھیے۔ تمہارا رب اس سے بے خبر نہیں جو کچھ تم کر رہے ہو!"

۲۳۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ (سبا: ۳)

"اور کافر کہتے ہیں کہ قیامت ہم پر نہیں آئے گی۔ کہہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیجئے، کیوں نہیں (آئے گی؟) میرے رب کی قسم، وہ تم پر ضرور آکر رہے گی- وہ غیب کا جاننے والا ہے اور ذرہ بھر چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں! اور کوئی چھوٹی یا بڑی چیز نہیں، مگر کتابِ روشن میں (لکھی ہوئی) ہے۔"

۲۴- "اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ" (حم السجدۃ: ۴۷)

"قیامت کا علم اسی کی طرف لوٹایا جاتا ہے ــــــ اور نہ تو پھل گابھوں سے نکلتے ہیں اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی اور نہ جنتی ہے، مگر اس کے علم سے! اور جس دن وہ ان کو پکارے گا (اور فرمائے گا) کہ میرے شریک کہاں ہیں؟ تو وہ کہیں گے کہ ہم تجھ سے عرض کرتے ہیں، ہم میں سے کسی کو (ان کی) خبر ہی نہیں!"

۲۵- "فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝" (الانبیاء: ۱۰۹)

"اگر یہ لوگ منہ پھیرلیں تو کہہ دیجئے کہ میں نے تم سب کو یکساں (احکامِ الٰہی سے) آگاہ کر دیا ہے- اور میں نہیں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، وہ قریب ہے یا
دور؟"

۲۶۔ "قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ۔ الاٰیۃ" (الکہف: ۲۶)

"فرما دیجئے کہ جتنی مدت وہ رہے، اسے اللہ ہی جانتا ہے۔
آسمانوں اور زمین کی چھپی باتوں کا علم اسی کو ہے!"

نوٹ: یہ آیت اصحاب کہف کے بارے میں نازل ہوئی کہ وہ کتنی مدت غار میں مقیم رہے؟ ہاں اللہ رب العزت نے خود ہی بتایا کہ وہ تین سو نو سال غار میں مقیم رہے، تاہم خود ان اولیاء اللہ کو غیب کی خبر نہ تھی۔ جاگنے کے بعد کہنے لگے، ہم ایک دن یا اس کا کچھ حصہ یہاں مقیم رہے ہیں ـــــ اور جہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے، آپؐ سے اصحاب کہف کے بارے سوال کیا گیا، تو آپؐ نے فرمایا: کل بتلاؤں گا، ان شاء اللہ نہ کہا! اس پر کئی دن وحی بند رہی۔ بالآخر بذریعہ وحی ان کے حالات بتلائے گئے اور ساتھ ہی درج ذیل آیت نازل ہوئی:

۲۷۔ "وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ
اللّٰهُ ۔ الاٰیۃ" (الکہف: ۲۳-۲۴)

"اور کسی کام کی نسبت نہ کہیے گا کہ میں اسے کل کروں گا مگر (انشاء

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کہہ کر یعنی اگر) اللہ چاہے تو (کر دوں گا!)"

۲۸۔ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿ (الفتح: ۱۸)

"اللہ ان مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپؐ کی بیعت کر رہے تھے۔ اور جو صدق و خلوص ان کے دلوں میں تھا، وہ اس سے واقف تھا۔ تو ان پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں جلد فتح عطا فرمائی۔"

سیرت محمد بن اسحاق میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جبکہ آپؐ اپنے صحابہؓ کے ساتھ مقامِ حدیبیہ میں موجود تھے، حضرت عثمانؓ، کو مکہ بھیجا تاکہ وہ سردارانِ قریش سے عمرہ کی اجازت کے بارے میں بات چیت کر سکیں۔ حضرت عثمانؓ تو محفوظ رہے، لیکن لشکرِ اسلام میں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا ہے، اس پر آپؐ نے انتقام لینے کے لیے مسلمانوں سے جہاد کی بیعت لی۔ سوچئے اگر آپؐ عالم الغیب ہوتے تو اس بیعت کی کوئی ضرورت تھی؟ کیا آپؐ کوئی بے مقصد کام کر سکتے تھے؟ اور کیا بے مقصد کام کرنا کسی نبی کے لیے شان کا باعث ہے؟ اسی لیے تو ہم نے اس باب کی ابتداء میں لکھا تھا کہ انبیاءؑ کے بارے عالم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغیب ہونے کا عقیدہ رکھنا ان کے شایانِ شان نہیں۔ اس کی دوسری مثال وہ واقعہ ہے کہ آپؐ نے ستر قراء کو تعلیمِ قرآن کے لیے قبائلِ رعل، زکوان وغیرہ کی طرف بھیجا، لیکن راستے میں یہ شہید کر دیے گئے۔ ظاہر ہے کہ آپؐ کو ان کے اس انجام کا حال معلوم نہ تھا، ورنہ اس ناحق خون کی ذمہ داری کس پر عاید ہوتی ہے؟ حضورؐ کو عالم الغیب کہنے والے یہ بتلائیں کہ وہ اس حوالہ سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کر رہے ہیں یا خدا نخواستہ معاملہ اس کے برعکس ہے؟ ـــــ کیا وہ حضرت آدمؑ کے بارے میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے یہ جاننے کے باوجود کہ انہیں جنت سے نکال دیا جائے گا، شجرِ ممنوعہ چکھ لیا تھا؟ ـــــ یا وہ حضرتِ نوحؑ کے بارے میں یہ خیال رکھتے ہیں کہ باوجود اس علم کے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ناراض ہوں گے، انہوں نے مشرک بیٹے کی سفارش بارگاہِ الٰہی میں کر دی تھی؟ ـــــ اسی طرح کیا وہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی اس عظیم قربانی کی اہمیت کو ختم کرنا چاہتے ہیں، جس کی بنا پر ان کا ذکرِ خیر آج تک زبانوں پر جاری ہے؟ ـــــ ظاہر ہے، اگر حضرت ابراہیمؑ کو یہ پہلے سے معلوم ہوتا کہ بیٹے کی گردن پر چھری چلانے کے باوجود ان کا بال تک بیکا نہ ہوگا، تو اس قربانی کی کیا وقعت باقی رہ جاتی ہے؟ ـــــ اور حضرت اسماعیلؑ کو اگر یہ معلوم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا کہ وہ صحیح سلامت رہیں گے اور ان پر کوئی آنچ نہ آئے گی، تو کیا اسے قربانی کا نام تک دیا جا سکتا ہے؟ ـــــ نیز وہ حضرت سلیمانؑ کی اس بات کی کیا توجیہ کریں گے کہ:

"مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ۝"

(النمل:۲۰)

"کیا ہدہد مجھے نظر نہیں آ رہا، یا وہ ہے ہی غائب؟"

حضرات انبیاء علیہم السّلام کے علاوہ اولیاء اللہ تک کو عالم الغیب جاننے والے یہ بتلائیں کہ حضرت عزیرؑ اگر سو سالہ مدتِ موت کو ایک دن یا دن کے بعض حصہ سے تعبیر کر رہے ہیں، تو آپؑ کے عالم الغیب ہونے کی صورت میں اسے کیا نام دیا جائے گا؟ اور اسی طرح اگر اصحابِ کہف (جو بلاشبہ اولیاء اللہ میں سے ہیں) تین سو نو سال بحالتِ نیند غار میں مقیم رہنے کے بارے یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ یہاں سوتے رہے، تو کیا وہ جھوٹ بول رہے تھے، یا انہیں حقیقتِ حال کا علم ہی نہ تھا؟ ـــــ انہیں عالم الغیب سمجھنے کی صورت میں تو یہ ان کا جھوٹ ہی بنتا ہے، پھر کیا ان کے حق میں یہ عقیدہ ان کی شان ہے یا تنقیص؟ ان کا ادب ہے یا ان کی توہین اور ان کی شان میں گستاخی؟ ـــــ حقیقت یہ ہے کہ انبیاءؑ و صلحاء کے گستاخ وہ نہیں، جو ان کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمِ غیب کے قائل نہیں، بلکہ گستاخی تو یہ ہے کہ انہیں عالم الغیب سمجھا جائے اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا جائے کہ:

"میرا علم میری ذات کے بعد اس طرح ہے، جس طرح میری زندگی میں تھا!"

لیکن اگر اس عقیدہ پر اصرار ہو، تو قرآنِ مجید کے بارے وہ کیا کہیں گے، جو حضرت عزیرؑ اور اصحابِ کہف سے متعلق یہ خبر دے رہا ہے کہ انہیں اپنی حالتِ موت و نیند کی مدت و کیفیت کا ادراک نہ تھا؟ ——— ایسے عقیدہ سے سو بار الحذر کہ جس کی بناء پر نہ صرف حضرات انبیاء علیہم السّلام پر ایسے الزامات عاید ہوتے ہیں، جن کا دفاع پوری امتِ مسلمہ مل کر بھی نہیں کر سکتی، بلکہ کتاب و سنت کے ساتھ ساتھ ساری تاریخِ اسلام بھی گول ہو کر رہ جائے ——— کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

؎ ہوئے تم دوست جس کے، دشمن اس کا آسماں کیوں ہو؟

عاقل را اشارہ کافیست، ورنہ اس موضوع پر اس قدر لکھا جا سکتا ہے کہ ایک پوری کتاب تیار ہو جائے ——— دعاء ہے، اللہ تعالیٰ حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب: (۴)

شانِ بشریت و نبوت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآنِ مجید میں بصراحت مذکور ہے کہ جتنے بھی انبیاء و رسلؑ اس دنیا میں مبعوث ہوئے، بشمول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے سب بشر تھے ____ تاہم قرآنِ مجید چونکہ یہ بھی بتلاتا ہے کہ اقوامِ سابقہ کے کفار اپنے اپنے نبی اور رسول پر یہ اعتراض کرتے رہے کہ یہ بھی ہمی میں سے ایک بشر ہے، ہم اس کی بات کیسے مان لیں؟ لہٰذا بریلوی حضرات، جو کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور مانتے، اور آپؐ کو بشر کہنا بے ادبی خیال کرتے ہیں، اس مضمون کی آیات سے عوام الناس کو یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ انبیاءؑ کو بشر کہنا کفار کا شیوہ تھا، نہ کہ مسلمانوں کا! ____ چنانچہ آج بھی جو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا قائل ہے ____ وہ انہی جیسا ہے ____ حالانکہ معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے کہ یہ کافر لوگ، حضرات انبیاء علیہم السّلام کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشریت پر متعجب ہو کر یہ کہہ دیتے تھے کہ بشر رسول نہیں ہو سکتا، جبکہ بریلویوں کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول بشر نہیں ہوتا ـــــــ نتیجہ دونوں باتوں کا ایک ہے کہ بشریت اور رسالت کا ایک وجود میں جمع ہونا محال ہے، حالانکہ قرآنِ مجید میں اللہ رب العزت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واضح اعلان کرنے کا حکم فرمایا:

"هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا" (بنی اسرائیل : ۹۳)

کہ "میں تو بشر رسول ہوں ـــــــ"

اب بریلوی حضرات کو چاہیے کہ وہ قرآنِ مجید میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے "نوراً رسولاً" کے الفاظ دکھلا دیں تو یہ ان کے دعوٰی کی دلیل ہوگی!

حقیقت یہ ہے کہ جو غلطی کفار کو لگی تھی، وہی غلطی ان کو بھی لگی ہے ـــــــ وہاں بھی سوچ یہ تھی کہ رسول یا نبی کسی فرشتے کو ہونا چاہیے، اور یہاں بھی نوری رسول کا تصور کارفرما ہے ـــــــ علاوہ ازیں کتاب و سنت سے ان کے اعراض کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ متضاد باتیں کر رہے ہیں ـــــــ کبھی کہتے ہیں کہ آپؐ نور تھے ـــــــ کبھی کہتے ہیں کہ نور بھی تھے اور بشر بھی تھے ـــــــ کبھی کہتے ہیں کہ آپؐ کو بشر کہنا بے ادبی اور گستاخی ہے ـــــــ کبھی کہتے ہیں کہ آپؐ مجسّم نور تھے اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ کا سایہ نہ تھا ـــــــ کبھی کہتے ہیں کہ نور تھے، بشری لبادہ اوڑھ کر آئے، تاہم سایہ اس صورت میں بھی غائب ہی رہتا ہے ـــــــ کبھی "نور من نور اللہ" کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن ساتھ ہی ساتھ آپؐ کا یومِ ولادت بھی مناتے ہیں ـــــــ اور کبھی تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ

؎ وہی جو مستوئ عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

اور اس کے باوجود کلمہ شہادت میں "عبدہٗ و رسولہٗ" کے بھی قائل ہیں۔ ـــــــ اس پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ

ع کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی!

اور جہاں تک ان کی کتابوں کا تعلق ہے، تو ان کی رو سے ان کے عقائد حسب ذیل ہیں:

۱- "آپؐ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا اور آپؐ نور محض تھے ـــــــ جب آپؐ دھوپ یا چاندنی میں چلتے، آپؐ کا سایہ نظر نہ آتا تھا۔" (نفی الفئی عمّن انار بنورہٖ کلّ شئی، بریلوی، مجموعہ، رسائل ص ۱۹۹)

۲- "آپؐ کے نور ہونے کی کیفیت اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمائی اور نہ ہی ہم سمجھ سکتے ہیں۔ بس بغیر سوچے سمجھے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر ایمان لانا فرض ہے۔" (من ھو، احمد رضا خاں بریلوی، شجاعت علی بریلوی ص ۳۹)

۴- رسول ﷺ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا، اے جابر، بے شک بالیقین اللہ تعالٰی نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبیؐ کا نور اپنے نور سے بنایا۔ قدرتِ الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا، دورہ کرتا رہا۔ اس وقت لوح و قلم، جنت، دوزخ، فرشتگان، آسمان، زمین، سورج، چاند، جنّ، آدمی کچھ نہ تھا۔ پھر جب اللہ تعالٰی نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے فرمائے۔ پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا، پھر چوتھے کے چار حصے کیے ......!" (رسالہ صلوٰۃ الصفا بریلوی، مندرجہ مجموعہ رسائل ص ۲۳)

مذکورہ بالا موضوع حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

" اس حدیث کو امت نے قبول کر لیا تھا، اور امت کا قبول کر لینا وہ شئ عظیم ہے، جس کے بعد کسی سند کی حاجت نہیں رہتی۔ بلکہ سند ضعیف بھی ہو تو حرج نہیں کرتی۔" (ایضاً)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴- "قرآن و حدیث کے خلاف پر بزرگوں کے قول کو سند پکڑنا جائز ہے۔" (برکات الاستمداد ص ۶۴)

۵- "بشر کہنا کفار کا مقولہ ہے!" (مواعظِ نعیمیہ ص ۱۱۵، فتاوٰی رضویہ، بریلوی ج ۶ ص ۱۴۳)

۶- احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں:

"اللہ عزوجل نے بلاشبہ نبی کو اس نور سے پیدا کیا جو عین ذاتِ الٰہی ہے، یعنی ذات سے بلاواسطہ پیدا فرمایا!"

(مجموعہ رسائل حصہ اول ص ۴۵-۴۶-۷۰)

۷- مولوی احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں:

"حضور علیہ السّلام کا بدن مبارک بھی نور تھا۔" (میلاد النبی ص ۱۵)

۸ ۔ تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور، تیرا سب گھرانا نور کا

(نفی الفئی عمّن انار بنورہٖ کلّ شئی از بریلوی، مندرجہ مجموعہ رسائل ص ۲۲۴)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ان ہفوات کے جائزہ کے لیے آیاتِ قرآنی ملاحظہ ہوں:

۱- "رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ" (البقرة: ۱۲۹)

"اے ہمارے رب، ان میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے، اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ نفس کرے، بے شک تو غالب حکمت والا ہے!"

تفسیر فتح الحمید میں ہے:

"جن پیغمبرؑ کے لیے حضرت ابراہیمؑ نے دعاء کی تھی، وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعاء ہوں، عیسیٰؑ کی بشارت ہوں، اپنی والدہ کا خواب ہوں۔ اس حدیث سے حالی نے اس بیت کا مضمون اخذ کیا ہے۔

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا"

(تحت آیت مذکور)

لطیفہ: آیت میں "رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ" کے الفاظ قابلِ غور ہیں کہ "اے رب ان میں انہی میں سے ایک رسول

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبعوث فرما!" ـــــــ اب ظاہر ہے کہ آپؐ انسانوں میں مبعوث ہوئے (فِیْهِمْ) لہٰذا "مِنْهُمْ" کا مطلب یہی ہے کہ آپؐ "انسانوں ہی میں سے" تھے۔ ایک بریلوی مہمان مقرر کو اپنی تقریر کے دوران یہی آیت تلاوت کرنا پڑی تو "مِنْهُمْ" کا لفظ دانستہ چھوڑ گئے اور "رَسُوْلًا" کو لمبا کر کے وقف کر دیا، تاکہ معاملہ خراب نہ ہو جائے۔ لیکن تاڑنے والے تاڑ گئے تو مقامی مولوی صاحب نے ان کی تقریر ختم ہونے کے بعد وضاحتاً فرمایا:

"کوئی یہ نہ سمجھے کہ مولوی صاحب نے اگر "مِنْهُمْ" کا لفظ چھوڑ دیا ہے تو اس سے انہیں کوئی خطرہ تھا ـــــــ "مِنْهُمْ" کا مطلب ہے، "مومنوں میں سے" چنانچہ حضورؐ کے نسب کو اوپر تک دیکھا جائے تو آپؐ کے آباء واجداد میں سے کوئی بھی کافر نہیں گزرا!" --- مولوی صاحب نے یہ کہہ کر اپنے تئیں تو مطمئن کر لیا، لیکن سوال یہ ہے کہ یہ "مومن" کیا گئے انسانوں میں سے نہ تھے؟ تب اس تکلف کا فائدہ؟ ـــــــ آہ ے

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفو بندہ نواز میں

طرفہ یہ کہ ایک طرف حسب نسب بیان کر رہے ہیں، اور دوسری طرف عقیدہ یہ ہے کہ:

"اللہ عزوجل نے بلاشبہ نبیؐ کو اس نور سے پیدا کیا جو عین ذاتِ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰہی ہے، یعنی ذات سے بلا واسطہ پیدا فرمایا!"

۲۔ "كَمَآ أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝"

(البقرۃ: ۱۵۱)

"جس طرح (منجملہ اور نعمتوں کے) ہم نے تم میں تمہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو تم پر ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کے سناتا ہے، تمہارا تزکیہ نفس کرتا ہے، تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے!"

۳۔ "لَقَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ۝"

(آلِ عمران: ۱۶۴)

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان فرمایا ہے کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا، جو ان پر اللہ کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات تلاوت کرتا ہے، ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔"

۴۔ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۔ الآية

(الانعام: ۱۳۰)

"اے جنوں اور انسانوں کی جماعت، کیا تمہارے پاس تمہی میں سے رسول نہیں آتے رہے، جو میری آیتیں تمہیں پڑھ پڑھ کے سناتے رہے، اور تمہیں اس دن کے سامنے آموجود ہونے سے ڈراتے تھے؟"

۵۔ "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(التوبة: ۱۲۸)

"بلاشبہ تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا ہے، تمہاری تکلیف اسے گراں معلوم ہوتی ہے، تمہاری بھلائی کا بہت خواہشمند ہے اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔"

۶۔ "وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ إِلَيْهِمْ مِّنْ أَهْلِ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقُرٰى ــ الآیۃ!

(یوسف:۱۰۹)

"اور ہم نے آپ ؐ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے، سب کے سب بستیوں کے رہنے والوں میں سے مرد ہی تھے، جن کی طرف ہم وحی بھیجتے رہے!"

ظاہر ہے کہ ان بستیوں میں انسان ہی رہتے تھے، اور انہی میں سے اللہ تعالیٰ نے جسے چاہا، تاجِ نبوت پہنایا:

۷- "یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝

(النحل ۲)

"وہی (اللہ) فرشتوں کو پیغام دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے، بھیجتا ہے کہ (لوگوں کو) آگاہ کر دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، تو مجھی سے ڈرو!"

چنانچہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی انہی میں سے ایک تھے ـــــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۸- "سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ
إِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱﴾ (بنی اسرآءیل ۱:)

"وہ (ذات) پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام سے مسجدِ اقصیٰ تک لے گیا، جس کے گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں، تاکہ ہم اسے اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔"

آیت میں جس واقعہ (اسراء و معراج) کا ذکر ہے، اسی کے متعلق اقبال نے کہا تھا۔

سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفےٰؐ سے مجھے
کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں

چنانچہ اسی سورہ کی آیت ۹۳ میں ارشاد ہوا:

۹۔ "قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾"

(بنی اسرآءیل : ۹۳)

("اے نبیؐ) آپؐ فرما دیں کہ میرا رب پاک ہے، میں تو صرف ایک بشر رسول ہوں۔"

یوں اس بشریت کا اعلان خود آپؐ کی زبانِ مبارک سے کروایا گیا، تاکہ کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے۔ سورۃ الکہف میں ہے:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰- "قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا
صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝

(الکہف: ۱۱۰)

"(اے نبیؐ)، آپ فرما دیجئے کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں (البتہ) میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود (وہی) ایک معبود ہے۔ تو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی امید رکھے، اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے!"

اسی طرح سورۂ حم السّجدۃ میں ارشاد ہوا:

۱۱- "قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ
لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝

(آیت: ۶)

"(اے نبیؐ) آپؐ فرما دیجئے کہ میں تمہاری مثل ایک بشر ہوں (ہاں) مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہے، تو سیدھے اسی کی طرف متوجہ رہو اور اسی سے مغفرت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہو اور مشرکوں پر افسوس ہے!"

اس باب کی ابتداء میں ہم ذکر کر چکے کہ کافر لوگ بشریت کو نبوت کے منافی سمجھتے تھے، اس لیے انہوں نے بہت سے اعتراضات کیے کہ ہمارا ہی ایک بھائی بندہ جو کھاتا پیتا ہے، ہمارے درمیان چلتا پھرتا ہے، ہمی میں پلا بڑھا، جوان ہوا، شادی ہوئی، بال بچوں والا بھی ہے اور اسی طرح دیگر تمام بشری تقاضے رکھتا ہے ـــــ اب اٹھ کر یہ دعوٰی کرنے لگا ہے کہ میں اللہ کا نبی و رسول ہوں اور مجھ پر وحی آتی ہے، تو ہم اس کی یہ بات کیسے مان لیں؟ چنانچہ اسی حوالہ سے بریلوی حضرات بھی پکارے کہ "انبیاء کو بشر کہنا کفار کا مقولہ ہے!" ـــــ لیکن انہوں نے قطعاً یہ نہ سوچا کہ اللہ رب العزت نے ان کے جواب میں کوئی معذرت خواہانہ رویہ تو اختیار نہیں فرمایا، نہ اس بشریت ہی کی تردید فرمائی ـــــ بلکہ صاف لفظوں میں فرمایا کہ بلاشبہ یہ سب انبیاءؑ بشر ہی تھے، اور تمہیں انہی کو نبی و رسول ماننا ہوگا، ورنہ عذابِ الٰہی تمہیں آلے گا ـــــ چنانچہ قرآنِ مجید ہمیں بتلاتا ہے کہ قومِ نوح، قومِ ہود، قومِ صالح، قومِ شعیب اور قومِ لوط، یہ سب اقوام اپنے انبیاءؑ کی نافرمانی کی پاداش میں عذاباتِ الٰہی کا شکار ہو کر صفحۂ ہستی سے مٹا دی گئیں، حالانکہ یہ انبیاءؑ انہی کی قوم اور برادری کے افراد تھے --- نصوصِ قرآنی ملاحظہ ہوں:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ "وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ ۔ الآیۃ" (هود: ۲۵)

"ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔"

۱۳۔ "وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۔" (هود: ۵۰)

"اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو!"

۱۴۔ "وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۔"

(هود: ۸۴)

"اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا"

۱۵۔ "وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۔" (هود: ۶۱)

"اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو!"

جبکہ لوط اور ان کی قوم کا یوں تذکرہ فرمایا:

۱۶۔ "وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ" (هود: ۷۸)

"آپ کی قوم کے افراد آپ کی طرف دوڑتے ہوئے آئے!"

اب ذرا حضرات انبیاء علیہم السلام پر کفار کے اعتراضات مع جوابات باری تعالیٰ سنیے،

خود حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے کفار نے یوں اعتراض کیا:

۱۷۔ "هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۖ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ۝" (الانبیاء: ۳)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یہ تو تم جیسا بشر ہے، تم آنکھوں دیکھے جادو کا شکار کیوں ہوتے ہو؟"

جواباً فرمایا گیا:

۱۸- "وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ○" (الانبیاء: ۷، ۸)

"اور ہم نے آپ سے پہلے مرد ہی رسول بنا کر بھیجے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے، اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ علم سے پوچھ لو- اور ہم نے ان کے ایسے جسم نہیں بنائے تھے کہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔"

نیز آپ ہی کے بارے ازراہِ تعجب کہا گیا:

۱۹ - "مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ." (الفرقان: ۷)

"یہ کیسا رسول ہے کہ کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا بھی ہے؟"

جواباً ارشاد ہوا:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰ - "وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ" (الفرقان ۲۰)

"اور ہم نے آپؐ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے، سبھی کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے بھی تھے۔"

نیز فرمایا:

۲۱ - "وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً" (الرّعد:۳۸)

"اور ہم نے (اے نبیؐ) آپؐ سے پہلے بھی رسول بھیجے تھے اور ہم نے انہیں بیویاں اور اولاد بھی دی تھی۔"

چنانچہ خود حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اہل و عیال والے تھے:

۲۲ - "يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ" (الاحزاب ۵۹)

"(اے نبیؐ) اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر اپنی چادریں اوڑھ لیا کریں۔"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ کی ازواج مطہراتؓ، جو مومنوں کی مائیں ہیں —
— (وازواجہٗ امہاتھم) ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ بنتِ خویلد
۲۔ حضرت سودہ بنتِ زمعہ
۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ بنتِ صدیق اکبر
۴۔ حضرت حفصہ بنتِ عمر فاروق
۵۔ امّ المساکین حضرت زینب بنتِ خزیمہ
۶۔ حضرت امّ سلمہ بنتِ ابی امیہ
۷۔ حضرت زینب بنتِ جحش
۸۔ حضرت جویریہ بنتِ حارث
۹۔ حضرت امّ حبیبہ بنتِ ابی سفیان
۱۰۔ حضرت صفیہ بنتِ حیی بن اخطب
۱۱۔ حضرت میمونہ بنتِ حارث بن بجیر (رضی اللہ عنہنّ)

آپؐ کے تین بیٹے حضرت قاسمؓ، حضرت عبداللہ (طیب طاہرؓ)
○ حضرت ابراہیمؓ تھے، جبکہ چار بیٹیاں تھیں:

۱۔ حضرت زینبؓ جو قاسمؓ سے چھوٹی اور دیگر اولاد النبی ﷺ سے بڑی تھیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19721

۲- حضرت رقیہؓ جو زینبؓ سے چھوٹی تھیں۔

۳- حضرت امِ کلثومؓ جو رقیہؓ سے چھوٹی تھیں۔

۴- حضرت فاطمہؓ جو امِ کلثومؓ سے چھوٹی تھیں۔

اب ذرا تعصب و جہالت کی پٹی آنکھوں سے اتار کر دیکھیے کہ کیا نوریوں کی بھی بیویاں اور اولاد ہوتی ہے؟ ـــــــ مزید دیکھئے کہ اللہ رب العزت نے فرمایا:

۲۳- "وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝" (الفرقان: ۵۴)

"اور وہی (اللہ) تو ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا، پھر اس کو صاحبِ نسب اور صاحبِ قرابتِ دامادی بنایا۔"(۱)

(۱) "یعنی کسی کا باپ، کسی کا بیٹا، کسی کا خسر، کسی کا داماد بنا دیا۔" (تفسیر فتح الحمید)

چنانچہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباؤ اجداد بھی تھے ـــــــ سسرال بھی اور داماد بھی ـــــــ کیا نوریوں کے بھی نسب چلتے ہیں اور قرابتداریاں ہوتی ہیں؟ بلاشبہ آپؐ بشر تھے، کھاتے پیتے بھی تھے، جاگتے سوتے بھی تھے، ہاں یہ آپؐ کا خاصہ تھا کہ آپؐ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل جاگتا تھا ـــــــ صاحبِ اہل و عیال بھی تھے، ولادت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ہوئی، شیر خوارگی کا زمانہ بھی پایا، بچپن گزارا، جوان ہوئے، بکریاں چرائیں، تجارت بھی کی، چالیس سال کی عمر کو پہنچے تو منصبِ رسالت پر فائز ہوئے، ترپن سال کی عمر تک مکّہ مکرّمہ میں رہے اور توحید کی تبلیغ کے نتیجہ میں ذہنی اور جسمانی تکالیف برداشت کیں ـــــــ بالآخر ہجرت پر مجبور ہوئے اور عمرِ مبارک کے آخری دس سال مدینہ طیبہ میں گزارے، جنگِ احد میں زخمی بھی ہوئے اور دانت مبارک بھی شہید ہوئے، خیبر کے موقع پر ایک مسموم بکری کا گوشت کھانے کے اثر سے آپؐ کو ہر سال تکلیف لاحق ہوتی رہی، زندگی کے انتہائی آخری ایام میں شدید بخار بھی رہا، اور بالآخر مذکورہ زہر ہی کے اثر سے شہید فوت ہوئے اور اب آپؐ کا روضہ مبارک مسجدِ نبوی کے ایک کونہ میں واقع ہے ـــــــ ان میں سے کون سی چیز ہے جو بشریت کے منافی ہے؟ لیکن شانِ رسالت و بشریت دیکھیے کہ خیر البشر ہیں، سیدِ ولدِ آدم ہیں، سیّدالاوّلین والآخرین ہیں، رحمتہ للعالمین ہیں، سیّد المرسلین ہیں، خاتم النبیّین ہیں، امام الانبیاء والمرسلین ہیں ـــــــ پھر جنّوں کے بھی نبی ہیں، انسانوں کے بھی نبی ہیں، بلکہ سارے جگ کے بھی نبیؐ ہیں، حتیٰ کہ پیارے رب کے بھی نبی ہیں۔ اسی لیے ایک کہنے والا کہہ اٹھا۔

لا یمکن الثّناء کما کان حقۂ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر!

قرآنِ مجید بتلاتا ہے کہ تقریباً ہر نبی و رسول پر اس کی قوم نے یہ اعتراض کیا کہ یہ بشر ہو کر نبوت و رسالت کا دعویدار کیوں ہے؟ چنانچہ یہی بات لوگوں کو ان پر ایمان لانے سے روکتی رہی:

۲۴۔ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا

(بنی اسرائیل : ۹۴)

"اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آ گئی تو ان کو ایمان لانے سے اس کے سوا کوئی چیز مانع نہ ہوئی کہ کہنے لگے، کیا اللہ نے بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟"

اللہ رب العزت نے اس سے اگلی آیت میں اپنا فیصلہ بھی سنا دیا ۔۔۔۔۔ فرمایا:

۲۵ "قُلْ لَّوْ كَانَ فِى الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا

(آیت : ۹۵)

"(اے نبیؐ) آپؐ فرما دیجئے، اگر زمین میں فرشتے ہوتے (کہ اس میں) چلتے پھرتے (اور) آرام کرتے تو ہم ان کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس رسول بھی فرشتے ہی کو بنا کر بھیجتا!"

مگر چونکہ زمین میں انسان بستے ہیں، لہٰذا ان میں رسول بھی بشر ہی کو بنا کر بھیجا گیا!

سورۃ القمر میں ہے:

۲۶- "فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ" (القمر: ۲۴)

"انہوں نے کہہ دیا کہ بھلا ایک آدمی جو ہم میں سے ہے، ہم اس کی پیروی کریں؟ تب تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ گئے۔"

لیکن رسول کا انسانوں ہی میں سے ہونا ایک ایسی حقیقت ہے کہ احمد رضا خاں بریلوی صاحب بھی درج ذیل آیت:

۲۷- "فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا" (التغابن: ۶)

کا ترجمہ یوں کرنے پر مجبور ہوئے:

"تو بولے، کیا آدمی ہمیں راہ دکھائیں گے؟ تو کافر ہوئے!"

اور مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے وضاحت کرتے ہوئے لکھا:

"یعنی انہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا اور یہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمال بے عقلی و نافہمی ہے۔ پھر بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کر لیا!"

بتایئے، کیا اب بھی کوئی کسر باقی ہے؟

کفار کا ایک اور اعتراض سورۃ المؤمنون میں یوں ذکر ہوا:

۲۸۔ "مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَ يَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝" (المؤمنون: ۳۳، ۳۴)

"یہ تو تم ہی جیسا آدمی ہے ـــــــ جس قسم کا کھانا تم کھاتے ہو، اسی طرح کا یہ بھی کھاتا ہے۔ اور جو (پانی) تم پیتے ہو، اسی قسم کا یہ بھی پیتا ہے!"

لیکن اللہ رب العزت کے نزدیک اگر بشر کا رسول ہونا اور اس کا کھانا پینا کوئی عیب ہوتا تو اسی سورۃ کی آیت ۵۱ میں یوں نہ ارشاد فرماتے:

۲۹۔ "يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝"

"اے رسولو، پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور عمل نیک کرو، جو عمل تم کرتے ہو، میں ان سے واقف ہوں!"

سورۃ الحج میں ہے:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰ "اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ"۔
(الحج: ۷۵)

بریلویت کے بانی جناب احمد رضا خاں بریلوی اس آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

"اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول (۱۹۲) اور آدمیوں میں سے رسول (۱۹۳)!"

اور مولانا نعیم الدین مراد آبادی وضاحتاً فرماتے ہیں:

"(۱۹۲) مثل جبریلؑ و میکائیلؑ وغیرہ کے۔"

"(۱۹۳) مثل حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت سرورِ عالم صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہم و سلامہٗ کے!"

ناظرینِ کرام! غور فرمائیے، اللہ رب العزت نے ہمیں بریلوی بننے کا قطعاً حکم نہیں دیا ـــــــ لیکن اگر ان لوگوں نے یہ نسبت اپنا ہی لی ہے تو اپنے ان بڑوں ہی کی بات مان لیتے جو بڑے واضح الفاظ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آدمی اور بشر تسلیم کر رہے ہیں ـــــــ لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ بریلوی بھی نہیں ہیں، بلکہ صرف خواہشات کے پجاری ہیں اور معقولیت سے کوسوں دور! ـــــــ ورنہ یہ موٹی سی بات ضرور ان کی سمجھ میں آجاتی کہ حضورؐ کا بشر ہونا ہی عین تقاضائے عدل و

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف ہے ـــــــ اس لیے کہ اللہ رب العزت نے فرمایا:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا"

(الاحزاب: ۲۱)

"تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی میں اتباع کا بہترین نمونہ موجود ہے ـــــــ ہراس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ سے ملنے اور روزِ آخرت کی امید رکھتا اور اللہ کا ذکر بکثرت کرتا ہو!"

اب اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر نہ ہوتے تو یہ اعتراض پیدا ہوتا کہ ہمارے لیے نمونہ اتباع ایک ایسی ہستی کو قرار دیا جا رہا ہے جس کے فطری تقاضے ہمارے فطری تقاضوں سے یکسر مختلف ہیں---- طرفہ یہ کہ آپؐ کی اتباع ہم پر فرض ہے، جس کی جزا جنت ہے، اور اس سے انحراف کی سزا جہنم! تب کیا یہ ظلم نہ ہوتا؟ حالانکہ اللہ رب العزت ظلم سے پاک ہیں:

"وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ" (حٰم السجدۃ: ۴۶)

اور کیا اسی لیے یہ لوگ ایک طرف اگر آپؐ کی شان میں حد درجہ غلو کرتے ہوئے آپؐ کو خدائی کے مقام پر پہنچا دیتے ہیں، تو دوسری طرف

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ کی اتباع سے گریزاں ہو کر اپنے لیے ایک نئی شریعت ترتیب دے چکے ہیں، کہ آخر ہم ایک ایسی ہستی کے نقشِ قدم پر کس طرح چل سکتے ہیں، جو ہم میں سے نہیں؟---- آہ! یہ اتباعِ رسول ﷺ ہی ہاتھ سے جاتی رہی، پہلوں کے بھی! اور پچھلوں کے بھی! ـــــــ فرق صرف یہ تھا کہ پہلوں نے بشر کو رسول نہ مانا، اور پچھلوں نے رسول ﷺ کو بشر نہ مانا ـــ جبکہ درست رویہ یہ ہے کہ اولاً رسول ﷺ کو بشر مانا جائے ـــــــ جو کہ اللہ رب العزت بھی منوانا چاہتے ہیں، اور جو آپؐ کا بھی اعلان ہے کہ:

"هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا" (بنی اسرائیل: ۹۳)

"نہیں ہوں میں، مگر بشر رسول ﷺ!"

اور پھر اس بشر رسول ﷺ کی اتباع بھی کی جائے، تاکہ ہمارے گناہ معاف ہوں اور ہم اللہ رب العزت کی مغفرت و رحمت کے مستحق ہو کر اس کے محبوب بندے بن جائیں:

"قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ" (آل عمران: ۳۱)

"(اے نبیؐ)، آپؐ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو! اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا- اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے''۔

قرآن کی فریاد

طاقوں پہ سجایا جاتا ہوں! — آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں — دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں
جزدان حریر و ریشم کے — اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے — خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جس طرح سے طوطا مینا کو — کچھ بول سکھاتے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں — اس طرح سکھایا جاتا ہوں
جب قول و قسم لینے کے لئے — تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے — ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں
دل سوز سے خالی رہتے ہیں — آنکھیں ہیں کہ پُرنم ہوتی ہی نہیں
یوں کہنے کو میں ہر اک محفل میں — پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں
یہ مجھ سے عقیدت کے دعوے — قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں — ایسے بھی ستایا جاتا ہوں!
کس بزم میں مجھ کو بار نہیں — کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں — مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں!

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۵ :

مسئلہ نور کی وضاحت

گزشتہ باب کی ابتداء میں ہم نے بعض بریلوی اکابر کے چند اقوال نقل کیے ہیں، جن میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کا دعوٰی کیا گیا ہے--- لیکن یہ محض اقوال ہی ہیں، لہٰذا کوئی انہیں کیسے تسلیم کرلے؟ ---- البتہ اس مکتبِ فکر کے کچھ دیگر علماء اپنے اس موقف کی تائید میں قرآنِ مجید کی ایک آیت اور ایک حدیث پیش کرتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انہیں زیر بحث لا کر حقیقتِ حال کی وضاحت کر دی جائے!

قرآنِ مجید کی یہ آیت درج ذیل ہے:

"قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ"

(المآئدة : ۱۵)

"تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔"

"نورٌ وّ کتابٌ مّبین" کی درمیانی واؤ میں اختلاف ہے کہ یہ عطفِ مغایرت ہے یا عطفِ تفسیری۔ پہلی صورت میں "نور" سے مراد حضورِ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی مراد ہوگی، اور دوسری صورت میں اس سے مراد قرآنِ کریم ہوگا۔ بعض مفسرین نے دوسری صورت کو ترجیح دی ہے اور اس موقف کی تائید زیرِ بحث آیت کے سیاق و سباق اور نور سے متعلقہ دیگر آیات سے بھی ہوتی ہے۔ مثلاً اس آیت کے شروع میں "یَا أَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا" کے الفاظ آئے ہیں کہ "اے اہلِ کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول ﷺ آیا ہے!" ظاہر ہے کہ ایک ہی آیت میں اب دوبارہ "قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِينٌ" سے مراد کتاب اللہ ہی ہو سکتی ہے، نہ کہ آپ کی ذاتِ گرامی! کیونکہ آپ کا ذکر تو شروع آیت میں ہو چکا "قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا"!

علاوہ ازیں اس آیت سے اگلی آیت کے الفاظ یوں ہیں:

"يَهْدِي بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ"

(المآئدۃ: ١٦)

"اللہ تعالیٰ اس سے ہر اس شخص کو ہدایت عطا فرماتا ہے جو اس کی رضامندی کی اتباع کرے!"

اس آیت میں "بہ" ضمیر مفرد لائی گئی ہے۔ اگر نور اور کتابِ مبین دو الگ الگ چیزیں ہوتیں، یعنی "نور" سے مراد حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہوتے، تو آپ اور کتابِ مبین دونوں کے لیے ضمیر مفرد کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجائے تثنیہ لائی جاتی۔ یعنی "بہ" کی بجائے "بہما" فرمایا جاتا، جبکہ ایسا نہیں ہے ــــ پس ثابت ہوا کہ "نور" سے مراد یہاں قرآنِ کریم ہی ہے اور "کتابِ مبین" اس کی تفسیر ہے۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر آپ کا اور قرآنِ کریم کا ذکر اس طرح فرمایا ہے:

"وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ (الاعراف: ۱۵۷)

کہ "جن لوگوں نے اس نور کی اتباع کی جو آپ کے ساتھ نازل کیا گیا، یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں!"

اس آیت کے بھی شروع میں حضور ﷺ کا ذکر بایں الفاظ آگیا ہے:

"الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ ـ الآية!"

"وہ لوگ جو رسول نبی امیؐ کی اتباع کرتے ہیں جس کی نشانیاں وہ اپنے پاس تورات و انجیل میں لکھی ہوئی پاتے ہیں!"

اور پھر آخر آیت میں قرآنِ کریم کا ذکر لفظ "نور" کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کیا گیا ہے، جو آپ پر نازل کیا گیا بالکل اسی طرح، جس طرح زیر بحث آیت میں پہلے "قَدْ جَآئَکُمْ رَسُوْلُنَا۔" کے الفاظ آئے ہیں اور پھر آخر میں "قَدْ جَآئَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْر" "وَّکِتٰب" "مُّبِیْن" "کے الفاظ وارد ہیں لٰہذا ان قرائن سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس آیت میں جس "نور" کا ذکر ہے، اس سے مراد قرآنِ کریم ہی ہے چنانچہ قرآنِ مجید کو "نور" کے لفظ سے اور بھی کئی جگہ تعبیر کیا گیا ہے مثلاً:

"یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَان" مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْناً۔" (النساء:175)

کہ "اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے برہان آئی اور ہم نے تمہاری طرف "نورِ مبین" (قرآن مجید) اتارا!"

اسی طرح سورۃ التغابن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْتَ۔"
(آیت:8)

"کہ اللہ پر ایمان لاؤ، اور اس کے رسول ﷺ پر اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ''نور'' پر جو ہم نے اتارا --- یعنی قرآن ِ مجید''
غور فرمایئے ! ہر دو آیات میں قرآنِ مجید ہی کو لفظ نور سے تعبیر فرمایا گیا ہے' بلکہ دوسری آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ''نور'' (قرآن ِ مجید) کا ذکر الگ الگ بیان فرمایا ہے ۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ زیرِ بحث آیت میں بھی ''قَدْ جَآئَکُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْر'' ''سے مراد قرآنِ مجید ہی ہے!
یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ زیرِ بحث اس ایک آیت ہی میں یہ احتمال ہے کہ اس میں ''نور'' سے مراد حضور ِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی بھی ہوسکتی ہے' کسی دوسری آیت میں آپؐ کو ''نور'' نہیں کہا گیا ۔ لیکن یہاں بھی بقول مفسرین اس سے قرآنِ مجید بھی مراد لیا جاسکتا ہے۔ تو آیت میں دو معنی کا احتمال پیدا ہوگیا۔ چنانچہ تفسیر ''جامع البیان'' میں اس آیت کے تحت لکھا ہے:

''قَدْ جَآئَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْر'' --- اَیْ قُرْآن'' اَوْ مُحَمَّد'' عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام''۔

یعنی ''نور'' سے مراد قرآ ن ِ مجید ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ اصول یہ ہے کہ:

"اِذَا جَاءَ الْاِحْتِمَالُ بَطَلَ الْاِسْتِدْلَالُ"

"جب احتمال پیدا ہو جائے تو استدلال باطل ہو جاتا ہے!"

علاوہ ازیں بعض ائمہ نے یہ معنی بھی کیے ہیں:

"بِعِنَایَۃِ الْاَزَلِ وَصَلْتُمْ اِلٰی نُوْرِ الْکِتَابِ وَ نُوْرِ التَّوْحِیْدِ"

(تفسیر عرائس البیان فی حقائق القرآن، تحت آیت مذکورہ)

یعنی اس سے نورِ کتاب اور نورِ توحید مراد ہے!

پھر اگر آیت "قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ" میں "نور" سے مراد حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات بھی لی جائے، تو بھی اس سے "نورِ نبوت" اور "نورِ ہدایت" مراد ہو گا، نہ کہ وہ نور جس کی بریلوی دوستوں نے رٹ لگا رکھی ہے ——— اور اس سے "بشریت" کی نفی نہیں ہوگی، جسے قرآنِ مجید کھول کھول کر بیان فرما رہا ہے ———

چنانچہ علامہ زرقانی نے لکھا ہے:

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معاملۂ نبوت اپنی آن بان کے ساتھ وضوح کے درجہ کمال پر ہے کہ مومنین اور عارفین کے قلوب کو اپنی شریعتِ غراء کے ذریعے خوب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلّٰی اور منوّر کر دیا ہے۔ اسی لیے آپؐ کو "نور" "ہادی" اور "سراجِ منیر" کہا گیا ہے!"

اور مفتی احمد یار صاحب بریلوی بھی تحریر فرماتے ہیں کہ:

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے رب کے نور ہونے کے نہ تو یہ معنی ہیں کہ:

ا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور کا ٹکڑا ہیں۔

ب۔ نہ یہ کہ رب کا نور حضورؐ کے نور کا مادہ ہے۔

ج۔ نہ یہ کہ حضور خدا کی طرح ازلی، ابدی، ذاتی نور ہیں۔

د۔ نہ یہ کہ رب تعالٰی حضورؐ میں سرایت کر گیا ہے، تاکہ کفر اور شرک لازم آئے۔

آپؐ ایسے ہی نور ہیں جیسے اسلام اور قرآن نور ہیں۔"

(رسالہ نور ص ۷ مصنفہ مولانا احمد یار خان صاحب)

اور مولانا احمد رضا خاں صاحب کا ترجمہ قرآنِ مجید، کنزالایمان اور مولانا نعیم الدین مراد آبادی کا حاشیہ "خزائن العرفان" بھی ملاحظہ فرما لیجئے:

"قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ"

"بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور روشن کتاب۔" (کنز الایمان)

" سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نور فرمایا، کیونکہ آپؐ سے تاریکیِ کفر دور ہوئی اور راہِ حق واضح ہوئی!"

(خزائن العرفان)

" دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا " (الاحزاب ۴۶:)

کا ترجمہ بھی ملاحظہ ہو!

" اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا ہے اور چمکا دینے والا نور ہے!" (کنز الایمان)

اور حاشیہ میں ہے:

" درحقیقت ہزاروں آفتابوں سے زیادہ روشنی آپؐ کے نورِ نبوت نے پہنچائی اور کفر و شرک کے ظلماتِ شدیدہ کو اپنے نورِ حقیقت افروز سے دور کر دیا اور خلق کے لیے معرفتِ الٰہی تک پہنچنے کی راہیں روشن اور واضح کر دیں اور ضلالت کی تاریک وادیوں میں راہ گم کرنے والوں کو اپنے نورِ ہدایت سے راہ یاب فرمایا اور اپنے نورِ نبوت سے ضمائر اور قلوب و ارواح کو منور کیا۔" (خزائن العرفان)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ اقتباس میں ہمارے عقیدہ کی مکمل تائید ہے کہ آیت زیر بحث میں اگر "نور" سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہی مراد لی جائے تو بھی اس سے "نورِ نبوت" اور "نورِ ہدایت" مراد ہو گا!

باقی رہی وہ حدیث، جسے بریلوی علماء عوام الناس کو مغالطہ دینے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کے بارے اکثر پیش کرتے ہیں، تو وہ یوں ہے کہ:

"اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ"

لیکن آج تک اس کی سند کسی نے بیان نہیں کی، اور نہ بیان کر سکتا ہے ـــــ لہٰذا حدیث بلا سند ان لوگوں کے نزدیک حجت ہو تو ہو، جو یہ کہتے ہیں کہ:

"اس حدیث کو امّت نے قبول کر لیا تھا، اور امّت کا قبول کر لینا وہ شے عظیم ہے، جس کے بعد کسی سند کی حاجت نہیں رہتی!"

ـــــ لیکن محدّثین کے نزدیک یہ قطعاً قابلِ قبول نہیں---

چنانچہ علامہ سید سلیمان ندوی سیرت النبیؐ جلد ۳ ص ۷۴۵ میں اس حدیث کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس کی روایت عام طور سے زبانوں پر جاری ہے' مگر اس روایت کا پتہ مجھے احادیث کے دفتر میں نہیں ملا۔ البتہ ایک روایت مصنف عبدالرزاق میں ہے:

''یَا جَابِرُ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرُ نَبِیّکَ مِنْ نُّوْرِہٖ۔''

زرقانی وغیرہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے' مگر افسوس ہے کہ اس کی سند نہیں لکھی۔''

گویا یہ حدیث بھی بغیر سند کے ہے۔ مزید یہ کہ یہ روایت بھی مصنف عبدالرزاق کی ہے جو کہ تیسرے درجہ کی کتاب ہے۔ اور جس میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے نزدیک ضعیف اور موضوع (بناوٹی) حدیثیں تک پائی جاتی ہیں ---- علاوہ ازیں اگر اس حدیث کو قابلِ توجہ بھی سمجھ لیا جائے تو یہ ماننا پڑے گا کہ سارا جہاں ہی نور ہے۔ کیونکہ اس حدیث کا پورا مضمون یہ ہے کہ:

''سب سے اول حضورؐ کا نور پیدا ہوا' اور پھر حضورؐ کے نور سے قلم' لوح' عرشِ الٰہی' حاملینِ عرش' کرسی' باقی فرشتے' آسمان' زمین سب کچھ پیدا ہوا۔''

بس اس نور سے اگر کوئی چیز مستثنیٰ ہے' تو وہ صرف ''بدنصیب''

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی تخلیق کا شاہکار بتلایا ہے ـــــــ پھر جس خاک سے بشر کا پتلا بنا تھا، وہ تو نور ہے، مگر وہ بشر جو اس مٹی سے بنا، وہ خاکی کا خاکی ہی رہا ـــــــ فیا للعجب !

ادھر قرآنِ مجید بیان فرماتا ہے:

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (سورۃ الاخلاص)

"اے نبیؐ، آپ فرما دیجئے وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ ہی جنا گیا۔ اور اس کی ہمسری کرنے والا کوئی نہیں!"

پس "نورٌ مّن نور اللہ" ثابت کرنے والی مذکورہ موضوع حدیث قرآنِ کریم کے بھی خلاف ہے ـــــــ اور صحیح حدیث "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ" (جامع ترمذی، کتاب القدر) کے بھی خلاف! کیونکہ اس بے سند حدیث میں قلم کو بھی حضورؐ کے نور سے پیدا کیا جا رہا ہے!

لَعَلَّ فِيْهِ كِفَايَةٌ لِّمَنْ لَّهٗ دِرَايَةٌ !

(ازافادات مولینا حافظ محمد ادریس کیلانیؒ)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب(٦):

مسئلہ حاضر ناظر

گزشتہ صفحات میں ذکر ہو چکا ہے کہ بریلویت کے عقائد بعید از عقل اور عام انسانوں کے فہم سے بالاتر ہیں ـــــــ انہی عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور ایک ہی وقت میں اپنے جسم مبارک سمیت کئی مقامات پر موجود ہو سکتے ہیں۔

بات یہیں پر نہیں رک جاتی، بلکہ ان کے نزدیک اولیاء اللہ بھی اس صفت سے متصف ہیں۔ یہ عقیدہ کتاب و سنّت یعنی شریعتِ اسلامیہ کے نہ صرف خلاف، بلکہ اس سے انکار کے مترادف ہے۔

علاوہ ازیں یہ فکر و فہم اور تدبر سے بھی عاری ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں اس قسم کے عقائد کی قطعًا گنجائش نہیں، اس کے باوجود ان کا کہنا یہ ہے کہ ایک بزرگ نے اپنے انتقال کے بعد فرمایا:

۱۔ "میرا جنازہ جلدی لے چلو، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنازے کا انتظار فرما رہے ہیں۔"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ "حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام موجودات و مخلوقات اور ان کے جمیع احوال کو بتمام و کمال جانتے ہیں۔ ماضی، حال، مستقبل میں کوئی شے کسی حال میں ہو، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مخفی نہیں۔" (تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاضر والناظر، احمد سعید کاظمی ص ۶۵)

۴۔ "کوئی مقام اور کوئی وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خالی نہیں۔" (ایضاً ص ۲۵)

۵۔ "جناب احمد رضا خان سے پوچھا گیا کہ کیا اولیاء اللہ ایک وقت میں چند جگہ حاضر ہونے کی قوت رکھتے ہیں؟ تو جواب دیا:

اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کر سکتے ہیں۔" (ملفوظات ص ۱۱۳، احمد رضا، ترتیب حسن رضا طبع پاکستان)

۶۔ "اولیاء اللہ ایک آن میں چند جگہ جمع ہو سکتے ہیں۔ اور ان کے بیک وقت چند اجسام ہو سکتے ہیں۔" (جاء الحق ص ۱۵۰)

۷۔ "اپنی امت کے اعمال میں نگاہ رکھنا، ان کے لیے گناہوں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے استغفار کرنا، ان سے رفع بلا کی دعاء فرمانا، اطراف زمین میں آنا جانا، (ہر جگہ موجود ہونے کے باوجود- ناقل!) اس میں برکت دینا اور اپنی امت میں کوئی صالح آدمی مرجائے تو اس کے جنازے میں جانا یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مشغلہ ہے-" (جاء الحق گجراتی بریلوی ص ۱۵۴)

۸- "خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے، ہر جگہ میں ہونا تو رسولِ خدا ہی کی شان ہو سکتی ہے-"

(ایضاً ص ۱۶۲)

۹- " ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں، خدائے تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے!"

۱۰- "نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاضر و ناظر ہیں- اور دنیا میں جو کچھ ہوا، جو کچھ ہو گا، آپ ہر چیز کا مشاہدہ فرما رہے ہیں- آپ ہر جگہ حاضر ہیں اور ہر چیز کو دیکھ رہے ہیں-" (خالص الاعتقاد بریلوی ص ۴۶)

۱۱- "نبی صلّی اللہ علیہ وسلم ہر آن ہر مقام پر حاضر و ناظر ہیں"

(تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاضر و الناظر احمد سعید کاظمی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص ۵)

صرف انبیاء و اولیاء ہی نہیں ، بلکہ امامِ بریلویت جناب احمد رضا بریلوی بھی اس صفت میں ان کے شریک ہیں۔ چنانچہ ان کے ایک پیروکار ارشاد کرتے ہیں:

۱۲۔ "احمد رضا آج بھی ہمارے درمیان موجود ہیں، وہ ہماری مدد کرسکتے ہیں۔" (انوار رضا ص ۲۴۶)

اب ذرا ان عقائد کا تقابل اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے کیجئے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۱۔ "ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝" (اٰلِ عمرٰن : ۴۴)

"اے نبیؐ،" یہ قصہ منجملہ غیب کی خبروں کے ہے، ہم اسے آپؐ کی طرف وحی کرتے ہیں۔ اور آپؐ ان لوگوں کے پاس نہ تو اس وقت موجود تھے جبکہ وہ (قرعہ کے طور پر) اپنے اپنے قلموں کو (پانی میں) ڈالتے تھے کہ ان میں سے کون شخص حضرت مریم کی کفالت کرے؟ اور نہ آپؐ اس وقت ان کے پاس موجود تھے، جبکہ وہ باہم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف کر رہے تھے۔"

۲۔ "ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝"

(یوسف: ۱۰۲)

"یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے، جو وحی کے ذریعہ سے ہم آپؐ کو بتلاتے ہیں۔ اور آپؐ ان (برادران یوسفؑ) کے پاس اس وقت موجود نہ تھے جبکہ انہوں نے اپنی بات پر اتفاق کر لیا تھا اور وہ فریب کر رہے تھے۔"

۳۔ "وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝" (القصص: ۴۴)

"اور جب ہم نے موسیٰؑ کی طرف حکم بھیجا تو آپؐ (طور کی) مغربی جانب نہیں تھے اور نہ اس وقت حاضر تھے۔"

اگلی آیت میں فرمایا:

۴۔ "وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝" (القصص: ۴۵)

"اور نہ آپؐ مدین والوں میں رہنے والے تھے کہ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے تھے، ہاں ہم ہی تو پیغمبر بھیجنے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے تھے۔"

پھر آئندہ آیت میں فرمایا:

۵- "وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَٰكِن رَّحْمَةً مِّن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (آیت: ۴۶)

"اور نہ آپؐ اس وقت طور کے کنارے تھے جبکہ ہم نے (موسیٰؑ کو) آواز دی، (مگر آپؐ کا بھیجا جانا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبریں پہنچانا) آپؐ کے رب کی رحمت ہے، تاکہ آپؐ ان لوگوں کو ڈرائیں جن کے پاس آپؐ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، اور تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔"

۶- قرآنِ کریم کی تمام مکی اور مدنی سورتیں یہی بتلاتی ہیں کہ آپؐ ہمہ وقت ہر جگہ موجود نہ ہوتے تھے۔ جب آپؐ مکہ میں قیام فرما تھے، تو قرآنِ مجید کا جو حصہ نازل ہوا، وہ مکی کہلایا۔ پھر جب آپؐ مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو یہاں جو حصہ قرآنِ کریم کا نازل ہوا وہ مدنی کہلایا ــــــ مذکورہ عقیدہ سے مکی اور مدنی سورتوں کی اس تقسیم کی کوئی وجہ ہی باقی نہیں رہتی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ واقعہ ہجرت بھی یہی بتلاتا ہے کہ پہلے آپؐ مکہ میں موجود تھے، یہاں تیرہ سالہ دورِ نبوت گزار کر مدینہ منوّرہ روانہ ہوئے اور یہاں عمرِ عزیز کے آخری دس سال گزارے ــــــ اگر آپؐ کا ہر جگہ حاضر و موجود ہونا تسلیم کر لیا جائے تو مکّی اور مدنی دور، نیز ہجرت کے کوئی معنی ہی باقی نہیں رہتے!

۸۔ مزید گہرائی میں جا کر دیکھا جائے تو اسی واقعہ ہجرت سے آپؐ کے ہمہ وقت ہر جگہ موجود نہ ہونے کے اور بھی دلائل قرآنِ مجید مہیا فرماتا ہے ــــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ (التوبہ: ۴۰)

"اگر تم لوگ آپؐ کی مدد نہ کرو گے، تو اللہ (خود) ان کی مدد فرما چکا ہے، جبکہ کافروں نے آپؐ کو مکہ سے نکال دیا تھا اور وہ دونوں غار میں موجود تھے، جب آپؐ اپنے رفیق سے فرما رہے تھے، غم نہ کیجئے، اللہ ہمارے ساتھ ہے!"

"مکہ سے نکال دینا" اور "غار میں موجود ہونا" کیا یہ نہیں بتلاتا کہ جب آپؐ مکہ میں تھے، اس وقت غار میں نہ تھے؟ اور جب غار میں موجود

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے تو مکہ میں موجود نہ تھے ـــــــ نیز مکہ سے نکلنے کے بعد اور غار تک پہنچنے سے پہلے آپؐ درمیانی رستے میں تھے، اس وقت آپؐ نہ تو مکہ میں تھے اور نہ غار میں! ـــــــ مزید دیکھئے کہ:

۹- جب آپؐ بدر میں موجود تھے، تو بدر کے علاوہ کسی اور مقام پر نہ تھے ـــــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝" (اٰلِ عمران: ۱۲۳)

"اور اللہ نے یقیناً بدر میں تمہاری مدد فرمائی، حالانکہ تم بے سروسامان تھے- تو اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ!"

۱۰- اسی ضمن میں مزید فرمایا:

"اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ـــــ (الاٰیۃ) (الانفال: ۴۲)

"اور جب تم (میدانِ جنگ کے) قریبی کنارہ پر اور وہ دور کے کنارے پر تھے، جبکہ قافلہ نیچے کی جانب تھا!"

۱۱- جب مقامِ حدیبیہ میں درخت کے نیچے موجود آپؐ مومنوں سے بیعت لے رہے تھے، اس وقت آپؐ نہ مکہ میں تھے، نہ مدینہ میں،

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ بدر میں، نہ احد میں:

"لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ ۔ الآیۃ!" (الفتح ۱۸)

"یقیناً اللہ ان مومنوں سے راضی ہو گیا، جبکہ وہ درخت کے نیچے آپؐ سے بیعت کر رہے تھے۔"

۱۲- پھر دوبارہ مکہ مکرمہ میں داخلہ کی خوشخبری یوں سنائی گئی:

"لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ ۔ الآیۃ!"

(الفتح: ۲۷)

"اللہ نے چاہا تو تم مسجدِ حرام میں اپنے سر منڈوا کر اور بال کتروا کر امن و امان سے داخل ہو گے اور کسی طرح کا خوف محسوس نہ کرو گے!"

۱۳- اسریٰ کی رات آپؐ مسجدِ حرام سے چل کر مسجدِ اقصیٰ پہنچے:

"سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ــ الآیۃ!" (بنی اسرآءِیل ۱:)

"پاک ہے وہ ذات جو ایک رات اپنے بندے کو مسجدِ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک لے گیا جس کے ارد گرد ہم نے
برکتیں رکھی ہیں، تاکہ ہم اسے اپنی (قدرت کی) نشانیاں
دکھائیں!"

---- اگر آپؐ ہر جگہ حاضر و ناظر ہوتے، تو مسجدِ اقصیٰ تک بذریعہ براق سفر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ آپؐ تو پہلے ہی وہاں بھی موجود ہوتے!

۱۴- یہی حال واقعہ معراج کا ہے کہ آپؐ نے آسمانوں کی سیر کی، پھر دوبارہ زمین پر تشریف لائے ــــ اگر آپؐ ہمہ وقت ہر جگہ موجود تھے تو گیا کون اور آیا کون؟ ــــــــ حقیقت یہ ہے کہ یہ بریلوی عقیدہ معراج کے انکار پر منتج ہوتا ہے، اس کے باوجود وہ اسے بیان بھی کرتے ہیں ــــــــ فیا للعجب!

الغرض، جب آپؐ مدینہ میں موجود تھے، تو حنین میں موجود نہ تھے ــــــــ تبوک میں تھے تو مدینہ میں آپؐ موجود نہ تھے ــــــــ

اور جب عرفات میں تھے تو نہ مکہ میں، نہ مدینہ میں، نہ حنین میں، نہ تبوک میں ــــ اس کے باوجود یہ حضرات مذکورہ تمام آیاتِ کریمہ اور شواہد و حقائق سے پہلو تہی کرتے ہوئے آپؐ کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں ــــــــ بھلا ہم قرآنِ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم کی بات مانیں یا ان کی کتابوں میں اڑائی ہوئی ہوائیوں کو؟

——— حقیقت یہ ہے کہ ان کے عقائد اور قرآن و حدیث کے درمیان اس قدر عظیم تضاد موجود ہے، جسے دور کرنا ناممکن ہے

——— ان کی دنیا اور ہے اور قرآن و حدیث کی دنیا اور!

——— دعاء ہے، اللہ تعالٰی سب کو ہدایت کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین!

سوچئے!

اُس روز کیسی گزرے گی؟

جب۔

"وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ○

(الفرقان: ۳۰)

—"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ اے رب! میری قوم نے اِس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا!"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب (۷):

مختارِ کل صرف اللہ رب العزت ہیں

اہلِ سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ مختارِ کل صرف اللہ تعالیٰ ہے، اور دوسرا کوئی بھی اس صفت میں اس کا شریک نہیں ـــــــ وہ ہر چیز پر قادر ہے، جو چاہے کرے، کوئی اسے پوچھنے والا نہیں! جبکہ دوسرے سب کے سب مسئول ہیں:

"لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ" (الانبیاء:۲۳)

اس کے بالکل برعکس بریلوی حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نہیں، بلکہ دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام، حتیٰ کہ اولیاء اللہ بھی اس صفت میں شریک ہیں ـــــــ ان کے عقائد ان کی کتب سے ملاحظہ فرمائیں ـــــــ ارشاد ہوتا ہے:

۱- "انبیائے کرام مخلوق کی اندرونی حالت اور ان کی ارواح پر تصرف کر سکتے ہیں۔ اور ان کو اس قدر قدرت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و قوت ہے، جس سے مخلوق کے ظاہر پر تصرف کر سکتے ہیں۔" (جاء الحق، احمد یار گجراتی ص ۱۹۵-۱۹۶)

۲- احمد رضا صاحب کے ایک پیروکار اپنے مطاع و مقتداء سے نقل کرتے ہیں کہ:

"رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زمینوں اور لوگوں کے مالک ہیں اور تمام مخلوقات کے مالک ہیں۔ اور حضورِ اکرمؐ کے ہاتھ میں نصرت اور مدد کی کنجیاں ہیں۔ اور انہی کے ہاتھ جنت و دوزخ کی کنجیاں ہیں۔ اور وہی ہیں جو آخرت میں عزت عطا فرماتے ہیں۔ اور حضورؐ قیامت کے دن صاحبِ قدرت اور بااختیار ہوں گے۔ اور حضورِ اکرمؐ مصیبتوں اور تکالیف کو دور فرماتے ہیں اور وہ اپنی امت کے محافظ اور مددگار ہیں۔" (انوار رضا ۲۴۰، مقال اعجاز البریلوی)

۳- ایک اور صاحب یوں فرماتے ہیں:

"اے عبدالقادر، اے فضل کرنے والے، بغیر مانگے سخاوت کرنے والے، اے انعام و اکرام کے مالک! تو بلند و عظیم ہے، ہم پر احسان فرما اور سائل کی پکار سن لے!

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے عبدالقادر، ہماری آرزوؤں کو پورا کرا" (حدائق بخشش للبریلوی ص ۱۷۹)

یعنی انبیائے کرامؑ کے علاوہ اولیاء اللہ بھی ان خدائی صفات میں شریک ہیں۔۔۔ خود احمد رضا صاحب ارشاد کرتے ہیں:

۴۔ "عبدالقادر نے اپنا بستر عرش پر بچھا رکھا ہے اور عرش کو فرش پر لے آتے ہیں۔" (حدائق بخشش للبریلوی ص ۱۸۴)

۵۔ ایک متبع بریلویت ایک واقعہ نقل کرتے ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص کی تقدیر میں موت تھی، شیخ جیلانی نے اس کی تقدیر کو بدل کر مقررہ وقت پر مرنے سے بچا لیا (باغ فردوس از ایوب علی رضوی بریلوی ص ۲۷ طبع بریلی ہند)

خود جناب بریلوی فرماتے ہیں:

۶۔ "اولیاء کی وساطت سے خلق کا نظام قائم ہے۔"

مفتی احمد یار صاحب فرماتے ہیں:

"اولیاء کو مکھی تو کیا، عالم پلٹ دینے کی طاقت ہے، مگر توجہ نہیں دیتے۔" (جاء الحق احمد یار گجراتی ص ۲۴۳)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب سوچئے، شرک اگر یہ نہیں تو نہ جانے یہ کس بلاء کا نام ہے؟

حالانکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ"

(المآئدۃ : ۷۲)

"جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا، اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں!"

مذکورہ چند عبارتیں ہم نے ان کی کتب سے بطورِ نمونہ نقل کی ہیں ۔ ـــ ورنہ ان کی کتب ان لغویات سے بھری پڑی ہیں! ـــ اب ان عقائد کو قرآنِ حکیم کی روشنی میں دیکھیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۱- "إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ" (البقرۃ : ۶)

"بلاشبہ جو لوگ کافر ہیں، ان کے لیے برابر ہے، آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔ وہ ایمان نہیں لانے کے!"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صفت قرآنِ مجید میں "رحمتہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للعالمین" بیان ہوئی ہے، تب آپ ﷺ کو یہ کب گوارا ہو سکتا تھا کہ آپؐ کی امت کے کچھ لوگ ایمان نہ لا کر جہنم کا ایندھن بنیں؟---- اگر آپؐ مختارِ مطلق ہوتے تو کوئی ایک آدمی بھی کافر نہ ہوتا!____ لیکن یہاں تو یہ حالت ہے کہ آپؐ کے چچا ابو لہب کے بارے قرآنِ مجید نے بیان فرمایا:

"تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ" (اللهب ۱:۳)

"ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں اور وہ ہلاک ہو، نہ تو اس کا مال ہی اس کے کچھ کام آیا اور نہ وہ جو اس نے کمایا، وہ جلد بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہو گا۔"

اگر کہا جائے کہ یہ اس کی آپؐ سے عداوت کی سزا تھی، تو ہم کہتے ہیں کہ مختارِ کل ہونے کی صورت میں آپؐ نے اس کی عداوت کو محبت و مؤدت سے کیوں نہ بدل دیا؟ پھر آپؐ کے ایک دوسرے چچاؒ تو آپؐ پر جان چھڑکتے تھے، یہ عذاب سے کیوں نہ بچ سکے؟____ کیا ان کی ہمدردی کا صلہ آپؐ کی طرف سے یہی ہونا چاہیے تھا؟____ یہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان بنتی ہے یا معاذاللہ آپؐ کی تنقیص ہے؟____ حقیقت یہ ہے کہ آپؐ کو مختارِ کل ماننا، عالم الغیب سمجھنا،

؏ ابو طالب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضر و ناظر جاننا اور آپؐ کی بشریت سے انکار وغیرہ، تمام عقائدِ بریلویت آپؐ کی شان میں معاذ اللہ استخفاف پر منتج ہوتے ہیں ہاں آپؐ کو مختارِ کل یا مختارِ مطلق نہ ماننے سے آپ ﷺ کی ذاتِ والا صفات پر معمولی سا میل بھی نہیں آتا ـــــــ سچ فرمایا اللہ رب العزت نے:

۲- "إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝" (القصص: ۵۶)

"اے نبیؐ، آپؐ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے، بلکہ اللہ ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔"

۳- "لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ـــ الآية" (البقرۃ: ۲۷۲)

"آپؐ ان کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں، اللہ ہی جسے چاہتا ہے، ہدایت بخشتا ہے۔"

۴- "وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ۝" (الانعام: ۱۰۷)

"اور اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ شرک نہ کرتے۔ اور (اے نبیؐ) ہم نے آپؐ کو ان پر نگہبان مقرر نہیں فرمایا اور نہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ان پر وکیل ہیں۔"

آپ کو تو مشرکین کے لیے بخشش کی دعاء کرنے کی بھی اجازت نہ دی گئی، اسی طرح تمام مومنوں کو بھی:

۵- "مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١١٣﴾ (التوبۃ: ۱۱۳)

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش مانگیں، گو وہ ان کے قرابتدار ہی کیوں نہ ہوں، جبکہ ان پر ظاہر ہو گیا، مشرکین اہلِ جہنم ہیں!"

۶- "اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٨٠﴾ (التوبۃ، ۸۰)

"آپ ان کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں (برابر ہے) اگر آپ ان کے لیے ستر مرتبہ بخشش مانگیں گے، تو بھی اللہ ان کو نہیں بخشے گا۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے رسول ﷺ سے کفر کیا ــــــ اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

۷- "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ" (آل عمران: ۱۲۸)

"اے نبیؐ، آپؐ کا کچھ اختیار نہیں، یا تو اللہ ان کے حال پر مہربانی فرمائے یا انہیں عذاب دے، کہ یہ ظالم لوگ ہیں۔"

۸- "يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ" (المائدۃ: ۶۷)

"اے رسولؐ،" جو ارشادات اللہ کی طرف سے آپؐ پر نازل ہوئے ہیں، لوگوں کو پہنچا دیجئے۔ اور اگر ایسا نہ کیا تو آپؐ اللہ کے پیغامات پہنچانے سے قاصر رہے۔ اور اللہ آپؐ کو لوگوں سے بچائے رکھے گا۔ بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

۹- "وَكَذَّبَ بِهِۦ قَوْمُكَ وَهُوَ ٱلْحَقُّ ۚ قُل لَّسْتُ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ" (الانعام: ۶۶)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور آپ کی قوم نے اس قرآن کو جھٹلا دیا ہے، حالانکہ وہ سراسر حق ہے۔ آپ فرما دیجئے کہ میں تم پر وکیل نہیں ہوں۔"

۱۰۔ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَآ أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝

(الانعام: ۱۰۵)

"(اے نبی، آپ فرما دیجئے کہ) تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے (روشن) دلیلیں پہنچ چکی ہیں، تو جس نے بصیرت حاصل کی تو اس نے اپنا بھلا کیا۔ اور جو اندھا بنا رہا، اس نے اپنے حق میں برا کیا۔ اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔"

۱۱۔ "قُلْ إِنِّيْ لَآ أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ إِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ أَحَدٌ ۙ وَّلَنْ أَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ إِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَإِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ أَبَدًا ۝"

(الجن: ۲۱، ۲۲، ۲۳)

"(اے نبی)، آپ فرما دیجئے کہ میں تمہارے حق میں نفع

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نقصان کا کچھ اختیار نہیں رکھتا- یہ بھی فرما دیجئے کہ اللہ کے عذاب سے مجھے کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور میں اس کے سوا کہیں جائے پناہ نہیں دیکھتا- ہاں اللہ کی طرف سے پیغامات کا پہنچا دینا میرے ذمے ہے، چنانچہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے، وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا!"

۱۲- " قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝"

(یونس: ۴۹)

" (اے نبیؐ، آپؐ فرما دیجئے کہ میں تو اپنی جان کے نفع اور نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا، مگر جو اللہ چاہے- ہر امت کے لیے ایک وقت ہے، جب وہ مقررہ وقت آ جاتا ہے تو ایک گھڑی بھی دیر نہیں کر سکتے اور نہ جلدی کر سکتے ہیں-"

۱۳- "قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا مَسَّنِيَ السُّوٓءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَّبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ ۝ (الاعراف: ۱۸۸)

"(اے نبیؐ) آپؐ فرما دیجئے کہ میں تو اپنی ذات کے لیے بھی کسی نفع و نقصان کا کچھ اختیار نہیں رکھتا، ہاں مگر جو اللہ چاہے ــــــ اور اگر میں عالم الغیب ہوتا تو اپنے لیے بہت سی بھلائیاں اکٹھی کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں تو مومنوں کو ڈرا اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔"

۱۴۔ "قُلْ إِنِّيٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ (الانعام: ۱۵)

"(آپؐ) فرما دیجئے، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔"

۱۵۔ "قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ قُلْ لَّآ أَتَّبِعُ أَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝ (الانعام: ۵۶)

"اے نبیؐ" آپؐ فرما دیجئے کہ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، مجھے ان کی عبادت سے منع کیا گیا ہے۔ (یہ بھی) فرما دیجئے کہ میں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کروں گا- ایسا کروں گا تو گمراہ ہو جاؤں اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہوں-"

اگلی آیت میں فرمایا:

۱۶- "قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَکَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ۝ (الانعام: ۵۷)

"(یہ بھی)" فرما دیجئے کہ میں تو اپنے رب کی روشن دلیل پر ہوں، اور تم اس کی تکذیب کرتے ہو؟ جس چیز (یعنی عذاب) کے لیے تم جلدی کر رہے ہو، وہ میرے پاس نہیں ہے- حکم اللہ ہی کے اختیار میں ہے، وہ سچی بات بیان فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے-"

پھر فرمایا:

۱۷- "قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ (الانعام: ۵۸)

"(آپ)"، فرما دیجئے کہ جس چیز کے لیے تم جلدی کر رہے ہو، وہ میرے اختیار میں ہوتی تو مجھ میں اور تم میں فیصلہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہو چکا ہوتا ـــــ اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے۔"

غور فرمائیے، مذکورہ ہر آیت یہ اعلان کر رہی ہے کہ مختارِ کل صرف اللہ ربّ العزّت ہیں، اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مختارِ کل نہ تھے۔ نہ آپؐ کو اپنی ذات کے لیے نفع نقصان کا کچھ اختیار حاصل تھا، نہ دوسروں کے لیے ـــــ اگر ایسا ہوتا تو کفار آپؐ کا کہنا مانتے اور آپؐ کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر باغیانہ روش اختیار کرتے ہوئے آپؐ کو عذاب لے آنے کا چیلنج نہ کرتے ـــــ تب آپؐ یہ بھی نہ فرماتے کہ یہ عذاب میرے اختیار میں نہیں! ـــــ یعنی شروع سے آخر تک "اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ" والا معاملہ ہے، اب نہ جانے یہ حضرات کس کس چیز کا انکار کریں گے؟ ـــــ اور یہ بات معلوم ہے کہ روزِ قیامت فیصلے قرآنِ مجید کی بناء پر ہوں گے، نہ کہ ان کے بڑوں کی کتابوں کی بنیاد پر! ـــــ ثواب و عذاب کا معاملہ ہدایتِ ربانی کی اتباع یا نافرمانی پر موقوف ہے:

"فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خٰلِدُوْنَ ۝ (البقرۃ: ۳۸، ۳۹)

"میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے گی، چنانچہ جس نے میری ہدایت کی اتباع کی ان کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور میری آیات کو جھٹلایا تو وہ دوزخ میں جانے والے ہیں اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے!"

آیات نے یہ بھی بتلا دیا کہ حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذمہ داری تبلیغِ رسالت کی تھی، آپؐ کا کام بشارت و نذارت دینا تھا، نہ کہ کسی کو ہدایت عطا کرنا ــــــ پھر آپ ﷺ خود بھی وحی الٰہی کے پابند تھے اور اس وحی میں آپؐ کو تغیر و تبدل کا اختیار حاصل نہ تھا:

۱۸- وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

(یونس: ۱۵)

"اور جب ان کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، تو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی امید نہیں، وہ کہتے ہیں کہ (یا تو) اس کے سوا کوئی اور قرآن (بنا) لاؤ یا اس کو بدل دو۔ آپؐ فرما دیجئے کہ میں تو اس حکم کا تابع ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے (سخت) دن کے عذاب سے خوف آتا ہے!"

آپؐ نے ایک دفعہ شہد کو اپنے اوپر حرام کر لیا تو اللہ رب العزت نے فرمایا:

۱۹- "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○"
(التحریم: ۱)

"(اے نبیؐ،) جو چیز اللہ نے آپؐ کے لیے حلال فرمائی ہے، آپؐ اسے کیوں حرام کرتے ہیں؟ کیا اس سے اپنی ازواج (مطہراتؓ) کی خوشنودی چاہتے ہیں؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے!"

آپؐ نے بدر کے قیدی چھوڑ دیئے تو اللہ رب العزت کا ارشاد ہوا:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔ "مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (الانفال: ۶۷)

"نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو شایان نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی ہوں، جب تک کہ کافروں کو قتل کر کے زمین میں کثرت سے خون نہ بہا دے۔ تم دنیا کے طالب ہو؟ جبکہ اللہ آخرت کی بھلائی چاہتا ہے! اور اللہ غالب حکمت والا ہے!"

کفار نے آپؐ سے معجزہ کا مطالبہ کیا، تو ارشاد ہوا:

۲۱۔ "وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ (مؤمن: ۷۸)

"اور کسی پیغمبر کا مقدور نہ تھا کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نشانی لائے۔ پھر جب اللہ کا حکم آ پہنچا تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا اور اہلِ باطل نقصان میں پڑ گئے!"

ایک دفعہ کفارِ قریش نے آپؐ سے کہا کہ ہمارا بھی جی آپؐ کی باتیں سننے کو چاہتا ہے، لیکن جب ہم آپؐ کے پاس آتے ہیں تو یہاں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب و نادار لوگوں کو آپؐ کے پاس بیٹھے دیکھتے ہیں، جن کے ساتھ بیٹھنا ہم اپنی ہتک سمجھتے ہیں- آپؐ ان کو اٹھا دیجئے! ـــــــ آپؐ نے ان کی ہدایت کی حرص میں یہ ارادہ فرمالیا تو جبریلِ امینؑ درج ذیل آیت لے کر حاضر ہوئے:

۲۲ "وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝"

(الانعام: ۵۲)

"اور جو لوگ صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی کے طالب ہیں، ان کو اپنے پاس سے مت نکالیے ـــــــ ان کے حساب (اعمال) کی جواب دہی آپؐ پر کچھ نہیں، اور آپؐ کے حساب کی جوابدہی ان پر نہیں- اگر آپؐ ان کو نکالیں گے تو ظالموں میں سے ہو جائیں گے!"

اب کہاں قرآنِ مجید کی یہ آیت اور کہاں احمد رضا صاحب کا یہ ارشاد کہ:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عبدالقادر نے اپنا بستر عرش پر بچھا رکھا ہے اور عرش کو فرش پر لے آتے ہیں۔" (حوالہ مذکور)

؎ شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ!

کتابیات

۱۔ قرآنِ مجید

۲۔ تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاضر والناظر احمد سعید کاظمی طبع سکھر۔

۳۔ جاء الحق از احمد یار گجراتی طبع لاہور۔

۴۔ ملفوظات احمد رضا ترتیب حسنین رضا طبع پاکستان۔

۵۔ خالص الاعتقاد بریلوی طبع لاہور۔

۶۔ انوارِ رضا مجموعہ مقالاتِ بریلوی طبع لاہور۔

۷۔ الکلمۃ العلیا مراد آبادی از نعیم الدین طبع پاکستان۔

۸۔ مواعظِ نعیمیہ احمد یار گجراتی۔

۹۔ رسالہ صلوٰۃ الصفا بریلوی مندرجہ مجموعہ رسائل احمد رضا بریلوی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰- نفی الفیئ عمن انار بنورہ کل شئ بریلوی مجموعہ رسائل احمد رضا بریلوی طبع کراچی-

۱۱- من ھو احمد رضا بریلوی شجاعت علی بریلوی طبع لاہور-

۱۲- انوار الانتباہ فی نداء یا رسول اللہ مندرج در مجموعہ رسائل رضویہ جلد اول-

۱۳- برکات الاستمداد از بریلوی مندرج در رسالہ رضویہ جلد اول طبع پاکستان-

۱۴- فتاوٰی افریقہ بریلوی طبع پاکستان-

۱۵- رسالہ حیات الموات از احمد رضا بریلوی درج در فتاوٰی رضویہ ج ۴ طبع پاکستان-

۱۶- حیات النبی کاظمی بریلوی، احمد سعید کاظمی طبع ملتان-

۱۷- الامن والعلی " از احمد رضا بریلوی دار التبلیغ لاہور-

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ
خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

قرآن مجید عجائب و کمالات کا خزینہ ہے اور اس کے ہمہ پہلو فضائل حدِ شمار سے باہر ہیں۔ معانی و مطالب کے لحاظ سے دیکھتے تو چودہ صدیاں قبل نازل ہونے والی یہ کتاب گویا ایک ایسا سمندر ہے کہ جس میں جب بھی غوطہ لگایا گیا، اس کی تہہ سے نت نئے موتی برآمد ہوئے اور تا قیامت یہ موتی برآمد ہوتے ہی رہیں گے، کبھی ختم ہونے میں نہیں آئیں گے۔ سچ فرمایا اللہ ربّ العزت نے: "قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (الکہف: ۱۰۹)" کہہ دیجئے، اگر سمندر میرے ربّ کی باتوں (کو لکھنے کے) لئے سیاہی ہو تو قبل اس کے میرے ربّ کی باتیں تمام ہوں، سمندر ختم ہو جائے، اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لائیں۔" اور اگر اس کی لسانی خصوصیات کو پیشِ نگاہ رکھا جائے تو "بسم اللہ" سے لے کر "والناس" تک فصاحت و بلاغت کا دریا اس استمرار و یکسانی کے ساتھ رواں دواں ہے کہ کہیں بھی کوئی جھول، عدمِ توازن یا معیار، عدمِ مطابقت کا احساس پیدا نہیں ہوتا۔ یہ تو اس شعر کی طرح ہے اور نہ اس نثر کی طرح جس کا اظہار شعراء و فصحائے عرب اپنے کلام میں اکثر کیا کرتے تھے تاہم اس میں ایک مخصوص انداز کی نغمگی، تازگی اور نکھار پایا جاتا ہے کہ جسے محسوس تو کیا جا سکتا ہے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا نظم و ترتیب اور معانی کی استواریاں خود اس کی شاہد ہیں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ اس بار یتعالیٰ کا کلام ہے جس کے دائرۂ علم و ادراک سے کوئی چیز باہر نہیں جو معانی کی صحت و بلندی سے آگاہ ہے اور الفاظ کی موزونیت سے پوری طرح باخبر یہی وجہ ہے کہ: ● مشہور شاعر امرؤ القیس نے جب قرآنِ مجید کی یہ سورۃ پڑھی "إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ. إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ" تو بے اختیار اس کے نیچے لکھ دیا: "مَا هٰذَا قَوْلُ الْبَشَرِ!" ● ولید بن مغیرہ نے قرآنِ مجید سن کر کہا: "واللہ! اس کلام میں بلا کی تاثیر اور مٹھاس ہے۔ یہ ایسا درخت ہے، جس کی جڑیں بہت گہری اور مضبوط ہیں جبکہ شاخیں لذیذ اور مزیدار میٹھے پھلوں سے لدی ہوئی ہیں۔" ● عتبہ بن ربیعہ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چند شرائط پیش کیں، تو آپؐ نے اس کے جواب میں سورۃ السجدۃ کی ابتدائی آیات پڑھ کر سنائیں، عتبہ کا دل ہل گیا اور جا کر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا: "واللہ! یہ کلام نہ شاعر کا ہے، نہ ساحر کا اور نہ کاہن کا۔ یہ تو ایسی چیز ہے کہ کان آج تک اس سے آشنا نہیں ہوتے تھے۔" اور رہا جہاں تک قرآنِ مجید کی تاثیر کا تعلق ہے، تو خود اللہ رب العزت نے فرمایا: "لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ (الحشر: ۲۱)" "اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم اسے دیکھتے کہ اللہ کے ڈر سے دبا اور پھٹا جاتا ہے اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔" چنانچہ ● حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب ابن دغنہ اپنی امان میں مکہ لایا تو قریش نے یہ امان اس شرط پر قبول کی کہ صدیق اکبرؓ بلند آواز سے قرآن نہیں پڑھیں گے۔ اُن کا کہنا تھا کہ قرآنِ مجید سن کر ہماری عورتیں اور بچے مسلمان ہو جاتے ہیں۔ ● حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سورۃ طٰہٰ کی ابتدائی آیات سن کر مسلمان ہو گئے ● حضرت عثمانؓ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ سے سورت الذاریات کی آیت ۲۲ ’’وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ‘‘ سنی تو میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور میں مسلمان ہوگیا ● انصارِ مدینہ کے مشہور سرداروں حضرت سعدؓ بن معاذ اور حضرت اسیدؓ بن حضیر کے سامنے (یکے بعد دیگرے) جب حضرت مصعبؓ بن عمیر نے قرآن مجید کی تلاوت کی تو اس قدر متاثر ہوئے کہ اسی وقت غسل کیا اور مسلمان ہوگئے ● حضرت جبیرؓ بن مطعم کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ الطور کی ابتدائی آیات سنیں، جب آپؐ ’’اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۔ مَالَهٗ مِنْ دَافِعٍ‘‘ (آیت ۷-۸) پر پہنچے تو مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی اور خوف لاحق ہوگیا کہ کہیں اسی وقت عذاب نازل نہ ہوجائے، چنانچہ میں فوراً مسلمان ہو گیا ● حضرت خالد العدوانیؓ نے سفرِ طائف کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے الفاظ ’’وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ‘‘ سنے تو پوری سورۃ الطارق زبانی یاد کرلی اور مسلمان ہوگئے ● حضرت عثمانؓ بن مظعون سورۃ النحل کی آیت ۹۰ ’’اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ ۔ الآیۃ‘‘ سن کر ایمان لے آئے ● اکثمؓ بن صیفی بھی یہی آیت سن کر مسلمان ہوئے تھے ● طفیل بن عمرو دوسیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ ’’وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ‘‘ سن کر مسلمان ہوگئے ● نجاشی شاہِ حبشہ حضرت جعفر طیارؓ سے سورۂ مریم کی چند آیات سن کر زاروقطار رونے لگے اور پھر مسلمان ہوگئے ● حضرت فضیل بن عیاضؒ مشہور بزرگ پہلے ایک خطرناک ڈاکو تھے، ایک مکان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے گئے تو قرآن مجید کی تلاوت کی آواز کانوں میں پڑی، سب کچھ چھوڑ چھاڑ سچے مسلمان بن گئے اور ولایت کے درجہ تک پہنچے۔ اس موقع پر آیتِ مبارکہ، جو انھوں نے سنی یہ تھی: ’’اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ۔ الآیۃ‘‘ (الحدید ۱۶)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

● حضرت ذوالنون مصریؒ ایک کھاتے پیتے گھرانے کے عیاش نوجوان تھے، یہ بھی اسی آیت کو سن کر مسلمان ہوئے اور ولایت کے درجہ پر پہنچے ● حال ہی میں ایک فرانسیسی ڈاکٹر جو ایک بحری جہاز کا کپتان بھی رہ چکا تھا مسلمان ہوا ہے اس سے پوچھا گیا، آپ کیونکر مسلمان ہوئے، تو اس نے جواب دیا کہ میں نے قرآن مجید کی یہ آیت سنی تھی: "اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۝ الآیۃ" (النور)

● بطنِ نخلہ میں جنوں کی ایک جماعت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صبح کی نماز میں قرآن مجید سنا تو پوری جماعت ایمان لے آئی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی سلسلہ میں سورۃ الجن نازل فرمائی۔

محترم قارئینِ کرام — السلام علیکم!

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن فری تقسیم کیا گیا اور اس کی مقبولیت کے پیش نظر اور قارئین کے تقاضا کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسے دوبارہ شائع کیا گیا ہے، جبکہ حالات تیسرے ایڈیشن کی بھی خبر دے رہے ہیں۔ فللہ الحمد!

— لہٰذا اس دفعہ اسے لاگت ریٹ (خرچہ طباعت، کاغذ، جلد بندی) پر تقسیم کیا جائیگا۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن کے اخراجات ناقابلِ برداشت محسوس نہ ہوں اور امید ہے اہلِ ذوق تعاون فرمائیں گے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مکتبہ ... 99 ... 1972 ...

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۗ

وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ

”سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں ہدایت بخشی اور اگر اللہ تعالی ہمیں ہدایت عطا نہ فرماتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے۔“ (الاعراف 34)

ملنے کا پتہ

منچر روڈ • علی پور چٹھہ (گوجرانوالہ)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ